اسلام زندہ باد
قرآن پاک کا پڑھنا اور اس پر عمل کرنا ذریعہ نجات ہے
نور اسلام
حصہ اول
ملنے کا پتہ
حاجی کریم بخش شاہ ولی تاجران کتب ۲۳ انار کلی لاہور
Price 0-8-0

نورِ اسلام

تیسری اور چوتھی جماعت کے بچوں کیلئے اسلام کی پہلی کتاب

مصنّف

سیّد خادم حسین گیلانی ادیب فاضل

حسب فرمائش

حاجی کریم بخش شاہ ولی تاجران کتب انارکلی لاہور
(پاکستان)

بار اوّل

قیمت آٹھ آنہ

قبلہ ثاقب صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس سنٹرل سب ڈویژن سیالکوٹ نے پرائمری طلباء اور مڈل کی جماعتوں کے طلباء کو دینی تعلیم سے واقف کرنے کے لئے دینیات کا سلیبس وضع فرمایا۔ جو "رہنمائے ترقی" سیالکوٹ ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۷ء میں چھپا۔ میں نے اس سلیبس کے ماتحت پرائمری بچوں کے لئے دینیات کا یہ رسالہ لکھا ہے۔ ہمارے ہاں دینیات کی کتابوں کا فقدان ہے۔ کیونکہ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء سے پہلے سکولوں میں دینیات کا پڑھانا سرکاری طور پر منع تھا۔ اب چونکہ پاکستان کی حکومت نے اُسے جائز قرار دے دیا ہے۔ امید ہے۔ کہ اس سلسلے کی بہت سی کتابیں لکھی جائیں گی؛ بہر حال یہ اس سلسلے کی پہلی کڑی ہے۔ امید ہے۔ کہ اساتذہ اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش فرمائیں گے۔ میرے لئے دعا فرمائی جائے۔ کہ خدا مجھے اس خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے۔

طالب دعا۔ سید خادم گیلانی۔

عزیزو۔ پاکستان کو اس وقت ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو نیک نیتی دیانتداری اور پورے شوق کے ساتھ پاکستان کی ترقی کے لئے کوشش کریں۔ ہم پر یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ ہمیں پاکستان مل گیا۔ اب اس کو قائم رکھنا اور ایک اچھی سلطنت بنانا ہمارا کام ہے۔ ہم مسلمان دنیا کی اُن بلند ترین سپاہی معاشرتی۔ اور فوجی روایات کے وارث ہیں۔ جنکی بنیاد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے پاک ہاتھوں سے رکھی گئی۔ سلطنت وہی کچھ بنتی ہے۔ جو کچھ قوم اُسے بنانا چاہے پاکستان صرف اسی صورت میں ایک اچھی سلطنت۔ بن سکتا ہے۔ کہ ہم خود ایک اچھی اور نیک قوم بن جائیں۔ پاکستان کے ہر بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے آدمی کا فرض ہے۔ کہ وہ ایک بہترین انسان بن جائے؛

ہم مسلمان بہت خوش قسمت ہیں۔ کہ ہمیں اچھا اور نیک انسان بننے کے لئے کوئی دقت اور تکلیف پیش نہیں آسکتی ہمارے پاس اللہ کی کلام موجود ہے۔ جو زندگی کی ہر منزل پر کامیابی کے ساتھ ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ قرآن کریم کا فرمان ہے۔ انتم الاعلون ان کنتم مومنین ط۔ اگر تم مومن بن جاؤ تو تمہاری حکومت تمام دنیا پر ہوگی۔ ضرورت یہ ہے کہ ہم مومن بن جائیں چھوٹے بچو! اس کتاب میں مومن بننے کی ترکیب درج کر دی گئی ہے۔ اس کو شروع سے لے کر آخر تک پڑھو۔ اور اس پر عمل کرو۔ اللہ کے فضل و کرم سے مومن بن جاؤ گے۔ اور پھر پاکستان ہی نہیں

بلکہ ساری دنیا پر تمہاری حکومت ہوگی ⁂

ضرورت یہ ہے۔ کہ اللہ کے کلام کی سچائی پر کیوں کر یقین پیدا کیا جائے۔ اور انسانوں کے اندر اس آرزو کو کیونکر پیدا کیا جائے کہ وہ ایسے بن جائیں جیسا کہ اللہ تعالےٰ کا منشا ہے۔ اس مسئلے کے حل کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ مگر سب سے بہتر طریقہ یہ ہے۔ کہ بچوں میں اس یقین کو پیدا کریں کہ اسلئے کہ میں پیارے بچوں سے یہ درخواست کرونگا۔ کہ وہ اس کتاب کو خود پڑھیں۔ یا استاد کی مدد سے پڑھیں۔ بہر حال اسے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں ⁂

اپنے ایمان اور پاکستان کو مضبوط بنانے کا یہی ایک طریقہ ہے،

یا اللہ تو ہماری مدد فرما
یا اللہ تو ہمیں کامیاب کر
یا اللہ تو ہمیں ایمان دار بنا
یا اللہ تو پاکستان کو مضبوط بنا

بچوں کا خیر خواہ
سید خادم حسین گیلانی ادیب فاضل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الالہ

پیارے بچو! پاکستان کے بننے سے پہلے ہم ایک غیر ملکی حکومت کے غلام تھے۔ اور اس حکومت کے حکمرانوں کو انگریز کہتے تھے۔

انگریز مسلمانوں کو مدت سے جانتے تھے انہیں معلوم تھا۔ کہ ہم اس وقت تک ہندوستان کی حکومت امن کے ساتھ نہیں چلا سکتے۔ جب تک کہ مسلمانوں کو مذہبی تعلیم سے کورا نہ کر دیا جائے۔

ہندوستان میں صرف مسلمان ہی نہ تھے بلکہ آبادی اور تعداد کے لحاظ سے مسلمان تو دس کروڑ تھے۔ اور ہندو اور دوسری قومیں مل ملا کر تیس کروڑ اس طرح سارے ہندوستان کی تعداد۔ آبادی چالیس کروڑ تھی۔ لیکن انگریزوں نے اپنے پرانے تجربے کی بنا پر یہ فیصلہ کیا کہ نصابِ تعلیم بدلا تو جائے تمام ہندوستان کا مگر نقصان ہو۔ صرف مسلمان کا اس کی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں کے پاس خدا کا بھیجا ہوا مکمل قانون تھا۔ جسے قرآنِ عزیز کہا جاتا ہے۔ جو دین اور دنیا میں مسلمانوں کی کامیابی اور ترقی کا ضامن ہے۔

ایک بڑا مشہور واقعہ ہے کہ جب انگریزوں نے افغانستان پر چڑھائی کی اور اپنا سارا زور لگانے کے باوجود پٹھانوں کو

زیر نہ کر سکے اور نہ اپنا غلام بنا سکے تو انگریز جرنیل سے جو افغانستان میں انگریزی فوجوں کا بڑا افسر تھا۔ پوچھا گیا کہ کیا بات ہے۔ کیوں پٹھان ہمارے غلام نہیں بنتے۔ اس جرنیل نے جواب میں لکھا کہ جب تک ان پٹھانوں سے ان کی مذہبی تعلیم جدا نہ کر لی جائے یہ غیروں کی اطاعت نہیں کریں گے۔ اس کی دو وجہیں ہیں (۱) ان کا مذہب انہیں حکم دیتا ہے کہ خدا کی اور خدا کے رسول کی اور اس بادشاہ امیر یا حاکم کی تابعداری کرو۔ جو تم میں سے ہو۔ (۲) ان کے مذہب نے ان کے دلوں میں یہ بات اچھی طرح بٹھا دی ہے۔ کہ اگر غیر مسلموں کا مقابلہ کرتے ہوئے مارے جاؤ گے تو شہید۔ اور اگر فتح حاصل کر لی۔ اور زندہ رہے تو غازی۔ یہ دو چیزیں کسی غیر قوم کو اس ملک پر قبضہ نہیں کرنے دیتیں۔

ہم میں سے بعض اکثر یہ سوچتے رہے ہیں۔ اور آجکل بھی سوچ رہے ہیں۔ کہ ہندوؤں کی انگریزوں کو کونسی چیز بھاتی تھی کہ مسلمانوں کے مقابلے میں انگریزوں نے ہمیشہ ہندوؤں کی مدد کی۔

یہ ایک صاف بات ہے۔ کہ ایک گھوڑے پر چڑھا ہوا آدمی (سوار) دوسرے گھوڑے پر چڑھے ہوئے آدمی (سوار) کے ساتھ ہی سفر کر سکتا ہے۔ پیدل اور سوار کا کبھی ساتھ نہ ہوگا۔ انگریز بھی ایک بے دین قوم تھی۔ اور ان کا کوئی مذہب نہ تھا۔ ہندو بھی پکے بے دین اور لامذہب تھے۔ ان کا ایک دوسرے کے ساتھ

مل جانا قدرتی امر تھا :۔

ایک دین دار اور بے دین کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہو سکتا مسلمان دیندار اور ایک مکمل شریعت کے مالک۔ انگریز بے دین اور خدا کے وجود کا منکر اور لطف یہ کہ خود خدا نے اپنے پاک کلام میں ارشاد فرمایا۔ کہ:۔

مسلمانو تم ان کافروں کے ساتھ کسی قسم کا لین دین نہ رکھو:۔

صاف ظاہر ہے کہ مسلمان اور انگریز کبھی ایک دوسرے کے دوست اور ساتھی نہیں بن سکتے تھے اور نہ وہ ایک دوسرے پر بھروسہ اعتماد اور اعتبار کر سکتے تھے:۔

ہندوستان پر قبضہ کرتے وقت انگریزوں کو جو تکلیفیں اور مصیبتیں پیش آئیں۔ وہ مسلمانوں کی طرف سے آئیں۔ مسلمان ایک ایسی قوم کا بوجھ اُٹھانے کے لئے کبھی تیار نہیں تھے۔ جو خدا کے سوا کسی اور کو مانے اور اس کی عبادت کرے:۔

مغل۔ سلطان حیدر علی۔ ٹیپو شہید اسی وجہ سے انگریزوں کے ساتھ لڑے کہ یہ قوم ہندوستان پر قبضہ کر کے مسلمانوں اور اسلام کو کمزور نہ کر دے۔ ہندوستان کی پہلی جنگ آزادی جو ۱۸۵۷ء میں ہوئی اور جسے انگریزوں نے غدر کا نام دے کر مسلمانوں پر وہ ظلم کئے کہ آج بھی اُن کی یاد سے سینوں کے اندر دل کانپ جاتے ہیں اسی غرض کو حاصل کے لئے لڑی گئی:۔

ہندوستان کی سو سال کی انگریزی عہد کی تاریخ کا آپ ایک ایک ورق پڑھئے آپ کو کہیں ڈھونڈنے سے بھی نظر نہ آئے گا۔ کہ کسی وقت میں ہندوؤں نے بھی انگریزوں کا مقابلہ کر کے ہندوستان کو آزاد کرانے کی کوشش کی ہو۔ بہادروں کی طرح مرنے مارنے پر تل جانا تو بہت بڑی بات ہے۔ آپ یہ بھی کہیں نہ دیکھیں گے کہ انگریز کے مقابلہ میں ہندوؤں نے یہ کیا ہو۔ کہ ہندوستان ہندوؤں کا ہی وطن ہے۔ دوسری غیر ملکی قومیں اس میں نہیں رہ سکتیں ؞

یہی وجہ تھی۔ کہ جب انگریزوں نے ہندوستان میں اچھی طرح قدم جمائے تو ہندو انگریزوں کے ساتھ اس طرح گھل مل گئے۔ کہ دو تھے ہی نہیں۔ اور یہ وقت وہ تھا کہ ہندوستانی مسلمان غیروں کی سازشوں اور اپنوں کی دشمنی کی وجہ سے کمزور ہو چکے تھے۔ اور نزلہ بھی ہمیشہ کمزور عضو پر گرتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلا۔ کہ انگریزوں نے ہندوؤں کو ساتھ ملا لیا؛ اور زمانے کے مشہور بدنام اور مسلمانوں کے بدترین دشمن لارڈ میکالے کے سپرد یہ کام کیا کہ وہ یہ تجویز کرے۔ کہ۔ ہندوستان کا نظام تعلیم کیسا اور نصاب تعلیم کیا ہو۔ لارڈ میکالے (منہ کالے) نے جو کچھ تجویز کیا۔ وہی تھا۔ جس پر حکومت کے دباؤ کی وجہ سے ہم ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء تک عمل کرتے رہے ہیں۔

اس طریقہ تعلیم نے ہم سے بہادری۔ جوش جہاد بزرگوں کی

تعظیم صنعت و حرفت۔ تجارت اخلاق۔ ہمدردی۔ رواداری مساوات جیسی قیمتی چیزیں چھین لیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر جو ظلم ہم پر کیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ ہماری اسلامی تعلیم اور دین لے کر ہمیں بے دین بنا دیا۔ اور دیا تو یہ دیا۔ خوف بے ادبی غیر ملکی رسم و رواج کی پابندی اور انگریز کی غلامی اور جو چیز یادگار کے طور پر دی۔ وہ یہ تھی کہ بیت اللہ شریف کے حج اور زیارت کو مسلمان جائیں۔ یا نہ جائیں۔ لندن کے وہ ایک چکر زندگی میں ضرور لگائیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسلمانوں کے لئے جو بنا دن آیا۔ تو وہ اپنے ساتھ زحمتیں اور تکلیفیں لے کر آیا۔ جو ہفتہ آیا۔ اس نے حالات کو بری طرف بدلا جو مہینہ آیا۔ وہ قہر اور ظلم بن کر آیا۔ اور جو سال آیا وہ فتنوں اور سازشوں کی بارش کرتا ہوا آیا۔

اس طریقہ تعلیم نے جو لکھنے والے پیدا کئے۔ انہوں نے چند ناولوں احمد نجومی۔ لال پری۔ جنگل کی شہزادی۔ عمرو عیار کی عیاریاں۔ فوجی کے کارنامے وغیرہ قصے لکھے۔ جنہوں نے ہماری اولاد کو اور بھی کمزور بنا دیا۔ جس طرح یہ قصے فرضی اور بے بنیاد تھے۔ اسی طرح آنے والی نسل فرضی اور بے بنیاد بن کر رہ گئی۔

جب تاریکیوں کے اندھیرے بادل چھا جاتے ہیں۔ تو اس وقت مسافر کو رستہ دکھانے کے لئے چاند نکل آتا ہے۔ اسی طرح جب

ہندوستانی مسلمانوں پر ہر طرف سے امید کے دروازے بند ہو گئے اور جب انہیں کوئی مددگار نظر نہ آیا تو مایوس اور بے اسرا ہو گئے۔ جب کوئی ہر طرف سے مایوس اور بے اسرا ہو کر خدا کو پکارتا ہے تو وہ اس پکار کو سن لیتا ہے۔ پھر مانگنے والے کو جو کچھ وہ مانگتا ہے۔ عطا کر دیتا ہے۔

اسی طرح ہندوستانی مسلمانوں کی پکار خدا نے سن لی اور قائد اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی کوششوں سے آزاد اسلامی حکومت پاکستان کا تحفہ ہمیں عطا فرمایا:۔

اب احمد بخوبی چند اماموں جیسے فرضی قصوں کی ضرورت نہیں۔ اب ان سچے قصوں کی ضرورت ہے۔ جو قوم میں شجاعت اور بہادری کی نئی روح پھونک دیں۔ ہمیں اس تعمیری سلسلے کو بنیاد سے شروع کرنا چاہیئے۔ یعنی بچوں کو اس قابل بنانا چاہئے کہ بہادری اور دلیری کے علاوہ ان کی اسلامی تعلیم آہستہ آہستہ مکمل ہوتی جائے:۔

ہم نشین افسانۂ بیداری جمہور چھوڑ
قصۂ خواب آور سکندر و جم کب تلک "

پیارے بچو!:۔

میں ان چھوٹے چھوٹے قصوں میں آسان فہم زبان استعمال کر رہا ہوں۔ تاکہ آپ چھوٹے بچے بغیر استاد کی امداد کے پڑھ سکیں

اور بڑے بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔

خدایا میری اس نیکی کو بار ور فرما
سید خادم حسین گیلانی ادیب فاضل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیارے بچو! جن لوگوں نے خدا کو ایک مانا اور اس کی خدائی میں کسی کو شامل نہ کیا۔ اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا بھیجا ہوا آخری نبی اور رسول جانا۔ اور آپ کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ پڑھا ان کو مسلمان کہتے ہیں۔ ان کے مذہب کو اسلام۔

خدا کا فضل اور مہربانی ہے۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ ہمیں اسلام یہ سکھاتا ہے کہ اللہ ایک ہے۔ اور اس کے سوا اور کوئی بندگی کے لائق نہیں ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ اور قران شریف وہ پاک اور بے عیب کتاب ہے

جو اللہ تعالےٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔ اسلام سچا مذہب ہے۔ اور دنیا کی تمام نیکیاں اور بھلائیاں اسلام میں موجود ہیں۔ اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اسلام کا کلمہ ہے۔ اس کلمے کو کلمہ طیبہ یا کلمہ توحید کہتے ہیں۔

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اسے کلمہ شہادت کہتے ہیں ؛؛

عزیز بچو! آپ کوئی کام شروع کریں۔ اس کو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ شریف ضرور پڑھیں۔ بسم اللہ شریف اس طرح ہے۔ جس طرح قفل کو کھولنے کے لئے کنجی ہوتی ہے۔ جس کام کے شروع کرنے میں آپ بسم اللہ شریف پڑھیں گے۔ وہ کام آسان ہو جائے گا۔ اور جلدی ختم ہو گا۔ اس لئے استاد کا فرض ہے۔ کہ آپ کو بسم اللہ شریف سکھائے اب بسم اللہ شریف پڑھیے ؛؛

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اس کے معنے یہ ہیں۔ " اللہ تعالےٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ جو۔ نہایت بخشش والا مہربان ہے "؛

اب اس کے فائدے اور بزرگی کے متعلق سنئے جو تفسیر کی مختلف کتابوں میں لکھے ہیں۔ تفسیر اس کتاب کو کہتے ہیں۔ جس میں قرآن عزیز

کی آیتوں کے معنے اور مطلب کھول کھول کر بیان کئے گئے ہوں۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بسم اللہ شریف کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ کہ یہ خدا تعالےٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اور یہ نام اسم اعظم کے بہت ہی نزدیک ہے:۔

ابو سعید رضؓ خدری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو اُن کی والدہ نے استاد کے پاس پڑھنے کے لئے بھیجا۔ تو استاد نے بسم اللہ شریف پڑھائی حضرت عیسےٰ نے اپنے استاد سے پوچھا کہ آپ جانتے ہیں کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ استاد نے کہا کہ میں نہیں جانتا پھر حضرت عیسےٰ نے فرمایا۔ ب کا مطلب ہے۔ بہائے الہیٰ یا اللہ کا نور۔ روشنی۔ حُسن اور س کا مطلب ہے۔ سنائے الہیٰ یا خدا کا بلند مرتبہ اور م کا مطلب ہے۔ مملکت الہیٰ یعنی اللہ کی حکومت اللہ یہ ذاتی نام ہے۔ صفاتی نہیں۔ الرحمٰن۔ خدا کا صفاتی نام ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ رحمت کرنے والا جو اس دنیا میں بھی رحمت کرے۔ اور اگلے جہان میں بھی رحمت کرے۔ وہ سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ الرحیم یہ بھی خدا کا صفاتی نام ہے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ آخرت میں رحمت کرنے والا:۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ کا بیان ہے کہ جب بسم اللہ شریف نازل ہوئی۔ تو وہ بادل جو کبھی نہیں برستے۔ مشرق کی طرف بھاگے، آندھی تھم گئی سمندر میں طوفان آگیا۔ اور شیطانوں پر آسمان سے آگ کے انگارے برسائے گئے۔ اور اللہ پاک نے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم کھا کر کہا۔ کہ جس چیز پر اس کو پڑھا جائے گا اس میں ضرور برکت ہوگی۔ ابن مسعود یہ کہتے ہیں۔ کہ جس شخص کی یہ آرزو ہو۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کو دوزخ میں عذاب دینے والے فرشتوں سے بچالے تو وہ بسم اللہ شریف پڑھا کرے ؛

وضو کرنے سے پہلے بسم اللہ شریف ضرور پڑھنا چاہیئے۔ کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ ضرور پڑھی جائے۔ ورنہ شیطان ساتھ بیٹھ کر کھانا شروع کر دیتا ہے۔ اور کھانے کی برکت ہٹ جاتی ہے۔ اور اگر شروع میں خیال نہ رہے۔ تو کھاتے ہوئے جب یاد آجائے تو اسی وقت پڑھ لی جائے۔ آپ دنیا کا کوئی کام شروع کریں۔ اس میں اللہ کی رضا ضرور شامل ہو۔ تو اسے بسم اللہ شریف سے شروع کیا جائے۔ کام میں برکت ہوگی۔ آسان ہوگا۔ اور جلدی ہوگا ؛

چھوٹے بچو! بسم اللہ شریف کے بعد آپ کا دوسرا سبق کلمہ شریف ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اس کا مطلب "سوائے اللہ کے اور کوئی عبادت کے لایق نہیں۔
اور محمد اللہ کے رسول یا ایلچی۔ پیغام دینے والے ہیں۔"
اللہ وہ ہے جس نے نہ صرف بندوں کو ہی پیدا کیا۔
بلکہ اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق۔ درندے۔ چرندے۔ پرندے انسان
کیڑے۔ مکوڑے۔ درخت پھل دار۔ سایہ دار۔ پھول دار۔ جڑی
بوٹیاں۔ دریا پہاڑ۔ سمندر۔ چاندی۔ سونا۔ لوہا پیدا کئے۔ اور انسان
کو پیدا کر کے اُس کو قسم قسم کی نعمتیں عطا کیں۔ جو ہم گن نہیں
سکتے۔ جسم عطا کیا۔ اور جسم کے ساتھ ہاتھ۔ پاؤں۔ منہ ناک۔ آنکھ
کان بھی بخشے تاکہ انسان اپنی حفاظت کر سکے چونکہ یہ کام
اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ اللہ کا شکر ادا
کریں۔ اور اُس کی عبادت کریں۔ کسی غیر کو اُسکی عبادت میں ہرگز
شامل نہ کریں۔ گویا کلمے کے پہلے لفظ لا نے ہر چیز سے ہمارا تعلق
توڑ کر اللہ سے ہمارا رشتہ جوڑ دیا۔ جو الہٰ یعنی ہر چیز کا پیدا کرنے
والا اور عبادت کے لائق ہے۔ اب اگر اتنا کچھ جاننے کے باوجود
ہم غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ تو پھر ہم سزا کے لائق ہیں۔
پیارے بچو!۔ جس طرح آپ اپنے استاد کی سزا سے بچنے کے
لئے استاد کا بتایا ہوا کام گھر سے پورا پورا کرتے ہیں۔ اسی طرح
اللہ کی سزا سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے بتائے
ہوئے پر عمل کیا جائے:۔

کلمے کا دوسرا حصہ محمدٌ رسول اللہ ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ جو آپ کی طرف اللہ کا پیغام لے کر آئے۔ عبادت کا یہی مطلب نہیں ہے کہ نماز ہی پڑھ لی جائے۔ بلکہ اس کے ساتھ اللہ کے دوسرے حکم بھی مانے جائیں۔ اور اللہ ہی یہ فرماتا ہے۔ کہ محمدؐ میرے بھیجے ہوئے ہیں اس لئے ان کا پیغام غور سے سننا چاہیئے۔ جو کچھ وہ ہمیں کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اُسے کرنا چاہیئے اور جس سے منع فرمائیں۔ اُس کو بھول کر بھی یاد نہ کریں ؁

تھوڑے لفظوں میں کلمے کا مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں۔ تاکہ ہم خدا کے فرماں بردار اور نیک بندے بن جائیں ؁

مسلمان کو ایمان کی صفتیں ضرور یاد رکھنی چاہئیں۔ ایمان کی صفتیں دو ہیں۔ ایک کو ایمان مجمل کہتے ہیں۔ اور دوسری کو ایمان مفصل ایمان مجمل یہ ہے۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ۔ ترجمہ۔ ایمان لایا میں اللہ پر۔ جس طرح وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے۔ اور میں نے اس کے تمام حکم قبول کئے ؁

ایمان مفصل یہ ہے۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی

وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط۔ ترجمہ۔ میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر۔ اور اچھی اور بُری تقدیر پر جو خدا تعالی کی طرف سے ہے۔ اور موت سے بعد کی زندگی پر:۔

پیارے بچو!۔ آؤ چند سوالوں پر غور کریں:۔

(۱) مذہب کیا ہے:۔

مذہب عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی ایسے راستے کے ہیں جس پر چل کر انسان اللہ کو راضی رکھتے ہوئے اپنا مقصد حاصل کرے۔ یا مذہب قانون کا وہ مجموعہ ہے۔ جس پر عمل کرنے سے انسان اپنے نفس اور خدا تعالے کی پہچان کرے:۔

اس کا فائدہ یہ ہے۔ کہ انسان میں برابری۔ عمدہ سلوک خدمت اور ہمدردی کے سچے جذبات پیدا ہوں گے۔ اور بُری عادتوں حرص۔ طمع۔ فریب۔ دھوکہ اور چغلی وغیرہ سے بچ جائے گا:۔

(۲) مذہب کی ضرورت۔

انسان چاہتا ہے۔ کہ وہ دنیا میں اپنے جیسے دوسرے انسانوں سے مل کر رہے۔ لیکن وہ دوسرے انسانوں کی مدد۔ امداد کے بغیر دنیا کے کاموں کو کبھی انجام نہیں دے سکتا۔ مل جل کر رہنے اور امن و سکون کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا طریقہ مذہب ہی سکھاتا ہے۔ مذہب آپس میں دشمنی اور بیر رکھنا نہیں سکھاتا

مذہب ایک دوسرے کی امداد کا حکم دیتا ہے۔

(۳) دین کیا ہے؟

اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لانا۔ اور اللہ اور اللہ کے رسول کی تابعداری کرنا یہ دین ہے۔ مذہب اور دین ایک ہی چیز نہیں ہیں۔ مگر ایک کے بغیر دوسرا مکمل نہیں ہو سکتا۔ عمل کا صحیح راستہ اور سچی مذہبی زندگی ان دونوں کے ملنے سے بنتی ہے۔

(۴) اسلام کے معنی کیا ہیں؟

اللہ اور اللہ کے رسول کی تابعداری اور ان کے حکموں بلا چوں و چرا مان لینے کو اسلام کہتے ہیں۔

(۵) مسلمان۔

مسلمان وہ ہوتا ہے جس پر کسی قسم کا الزام نہ آئے۔ اور وہ ہر گناہ سے پاک رہ کر امن پسند زندگی نہ صرف خود گذارے بلکہ دوسروں کو بھی اُس کا پابند بنائے۔

(۶) ایمان

خدا اور خدا کے رسول کے حکم مان کر اُن کی صفتوں کو اپنے وجود کے اندر پیدا کرنے کی غرض سے عملاً ان پر کاربند ہو جانے کا نام ایمان ہے۔

خدا۔ خدا کے فرشتے۔ خدا کی کتابیں۔ تمام رسول۔ قیامت۔ حساب و کتاب۔ مرنے کے بعد زندگی۔ جنت دوزخ۔ ان تمام چیزوں

کا ماننا ایمان میں داخل ہے۔ ان کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

(۷) کیا اسلام سچا مذہب ہے؟

اسلام دین حق سچا مذہب ہے۔ کیونکہ سچے مذہب میں جو خوبیاں ہوتی ہیں۔ وہ سب اس میں موجود ہیں۔ اور اس کے سوائے اور کسی مذہب میں نہیں پائی جاتیں۔

(۱) جو کتاب خدا کی طرف سے نازل ہوتی ہے۔ خود اس کا اعلان ہے۔ کہ وہ اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔ قرآن مجید بار بار اس کا اعلان کرتا ہے۔

(ب) جو مذہب خدا کی طرف سے عطا ہوا ہو۔ وہ عین انسانی ضرورتوں کے مطابق ہوتا ہے۔ اور دین اور دنیا کے تمام معاملات کی طرف وہ اشارہ کرتا ہے۔ اور صاف صاف بتاتا ہے۔ کہ انسان کو زندگی کیوں کر اور کن حالات میں بسر کرنی چاہیئے۔

(ج) سچے مذہب کے ساتھ خدائی نشانات ہوں۔ جو اس کے خدائی اور زندہ الہامی مذہب ہونے پر گواہ ہوں۔

(د) خدائی تعلیم ایسی ہو۔ جو مذہب کی غرض اور مقصد کو مکمل طور پر پورا کرے۔

(س) خدا کی طرف سے مذہب کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے جو کتاب نازل ہو۔ وہ ایسے وقت میں نازل ہو۔ جب کہ اس کا ماننے والا کوئی نہ ہو۔ اور ایسی زبان میں نازل ہو کہ اُسکے

بولنے والے اپنی قابلیت کے مقابلے میں دوسروں کو صفر سمجھیں
اور وہ زبان زندہ ہو۔

(س) وہ مذہب ایسا ہو۔ کہ جو کام کرنے کا وہ حکم دے اُس کی
صرف تعلیم ہی نہ دے کہ ایسا کرو بلکہ کر کے دکھا دے کہ یوں کرو۔

(ص) وہ مذہب ایسا ہو کہ اُس کے ماننے والوں نے اس کے حکم
مان کر اور اُن پر عمل کر کے دوسروں کو یقین دلا دیا ہو۔ کہ یہ سچا
مذہب ہے۔:

(ط) اوپر لکھی ہوئی تمام باتیں اس مذہب کی کتاب میں موجود
ہوں۔ اور اُن پر عمل کرنا مشکل نہ ہو۔:

خدا کے فضل وکرم سے یہ خوبی صرف مذہب اسلام کو حاصل
ہے۔ دوسرا کوئی مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ
ہے۔ کہ یہ سچا مذہب ہے۔ (تفصیل اگلی جماعتوں میں آئیگی)

(۸) صراطِ مستقیم یا سیدھا راستہ کون سا ہے:

سیدھا راستہ یہ ہے۔ کہ ہم اپنی زبان سے اقرار کریں۔ کہ
ہم اللہ پر ایمان لائے۔ اور اُس سچائی پر ایمان لائے جو ہمارے
سامنے پیش کی گئی ہے۔ اور اُن تمام مذہبی صداقتوں پر ایمان
رکھتے ہیں۔ جو حضرتِ ابراہیمؑ پر نازل ہوئی۔ جنکی تعلیم حضرت
اسمٰعیل حضرتِ اسحاق۔ حضرتِ یعقوبؑ اور ان کی اولاد نے
دی۔ وہ تعلیم جو حضرت موسیٰؑ کو دی گئی۔ اور جو حضرتِ عیسیٰؑ

کا سچا پیغام تھی یہاں تک کہ دنیا کے سارے نبیوں پر جو کچھ نازل ہوتا رہا۔ اُن پر ہمارا ایمان ہو۔ اور کہ محمّدؐ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم خدا کے آخری پیغمبر ہیں ؛

(۹) اسلام کی تعلیم۔

اسلام کی تعلیم یہ ہے۔ کہ زمین پر اللہ کی حکومت قائم کی جائے اور دنیا کی تمام قومیں اس میں برابر کی حصّہ دار ہوں ایک کو دوسرے پر کوئی فوقیت نہ ہو۔ خود زندہ رہ کر دوسروں کو زندہ رہنے کا حق دیا جائے۔ اور اس طرح مل کر کام کیا جائے کہ تمام انسان ایک کنبہ معلوم ہوں۔ دین اسلام کی تبلیغ محبت اور ہمدردی کے اصولوں پر کی جائے ؛

پاکستانی بچو! اگرچہ میں نے اب تک آپ کے سامنے بہت کچھ رکھ دیا ہے۔ اور امید ہے کہ اس سے آپ کی معلومات میں بہت کچھ اضافہ ہو چکا ہوگا۔ آپ نے اس کتاب کے پچھلے سبقوں میں جو کچھ پڑھا ہے۔ وہ اسلام کی عام ابتدائی کتابوں میں موجود نہیں۔ ہاں بڑی بڑی کتابوں میں ضرور ہے۔ مگر وہ بہت مشکل ہیں۔ آپ ان چیزوں کو نہ تو ان کتابوں میں ڈھونڈ سکتے ہیں۔ اور نہ ہی پڑھ سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ شروع ہی میں ان چیزوں کو آسان زبان میں پیش کر دوں۔ اب میں آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ کہ جسے

ہم دنیا کہتے ہیں۔ یا یہ زمین اور آسمان اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے۔ ان سب کا پیدا کرنے والا۔ پرورش کرنے والا۔ روزی دینے والا۔ زندگی عطا کرنے والا اور وقت پر موت دینے والا خدا ہے۔:

موجودہ دنیا میں تو حالات کے اُلٹ پھیر اور علم کی زیادتی سائنس کی ترقی نے یہ بات ثابت کر دی ہے۔ کہ خدا ہے گو نظر نہیں آتا۔ مگر کبھی وہ وقت تھا۔ کہ بعض لوگ خدا کی ہستی کا انکار کر دیتے تھے۔ اُن کا کہنا تھا۔ کہ ہر چیز مادے سے بنی ہے۔ اور مادہ خود بخود موجود ہے۔ ایسے لوگوں کو سیدھے راستے پر لانے کے لیئے کہ خدا کی ہستی کا اقرار کر لیں۔ قرآن حکیم نے بہت سی مثالیں پیش کی ہیں۔ قرآن مجید میں ایک جگہ ذکر کیا گیا ہے۔ کہ کیا خدا کی نسبت بھی شک ہو سکتا ہے۔ جو آسمان اور زمین کا بنانے والا ہے:

مادہ اگر خود بخود موجود ہے۔ تو اس سے جاندار چیزیں پیدا ہوئیں یا بے جان چیزیں بنیں۔ مگر زمین و آسمان مادے سے نہیں بن سکتے تھے۔ اسی لیئے فرمایا گیا کہ زمین و آسمان کا بنانے والا خدا ہے:

کس قدر آسان یہ دلیل ہے۔ اس پر غور فرمائیے۔ کہ آدمی نطفہ سے پیدا ہوا اور نطفہ اناج سے بنا۔ اناج مٹی سے پیدا

ہُوا۔ لیکن مٹی کہاں سے آئی۔ مادے کے پجاری شاید یہ جواب دیں۔ کہ مٹی بھی مادے کی طرح خود بخود موجود ہے۔ اور ہمیشہ سے چلی آتی ہے۔ تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ نہایت ناقص جواب ہے کیونکہ خود بخود وہ چیز ہوتی ہے جو اپنی کسی حالت میں بھی دوسرے کی محتاج نہ ہو۔ مگر دانے کو اُگانے کے لئے مٹی پانی کی محتاج ہے۔ اس سے معلوم ہُوا کہ یہ خود بخود نہیں بلکہ اور کوئی ہستی ایسی ہے۔ جو ہر قسم کی پیدائش کی ذمہ دار ہے۔ اور وہ خدا ہے۔ جو کسی وقت اور کسی حالت میں دوسرے کا محتاج نہیں :

اس سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ موجود ہے۔ مگر نظر نہیں آتا۔ وہی اس کارخانے کا مالک ہے۔ اور ہر چیز اس کے قبضہ قدرت میں ہے :

زمین و آسمان اور اِن دونو کے درمیان جو کچھ ہے۔ اُن کو خدا نے پیدا کیا۔ اور پھر اِن تمام چیزوں پہ اپنے خلیفہ یا نائب یعنی انسان کو ترجیح دی۔ اور انسانوں کی ہدایت کے لئے نبی مختلف وقتوں میں مختلف ملکوں اور قوموں کی طرف بھیجے۔ تاکہ وہ انسانوں کو ہدایت کا سیدھا اور سچا راستہ دکھا دیں۔ تاکہ انسان گمراہ نہ ہو جائیں۔ جس قدر نبی انسانوں کی ہدایت کے لئے تشریف لائے۔ اُن کی تعداد ایک لاکھ چوبیس

ہزار یا اس سے کم زیادہ ہے۔ ٹھیک ٹھیک تعداد خدا ہی کو معلوم ہے۔ ان نبیوں میں سے مشہور نبیوں کے نام یہ ہیں :۔
(۱) حضرت آدم صفی اللہ حضرت نوح نجی اللہ (۲) حضرت موسےٰ کلیم اللہ (۳) حضرت داؤد خلیفۃ اللہ (۴) حضرت ابراہیم خلیل اللہ (۵) حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ (۶) حضرت عیسےٰ روح اللہ (۷) حضرت محمد رسول اللہ۔:
جن نبیوں پر اللہ تعالےٰ نے کتابیں اُتاریں اُن کے نام معہ کتابوں کے یہ ہیں :۔
(۱) حضرت موسےٰ کلیم اللہ پر توریت نازل فرمائی۔
حضرت داؤد پر زبور نازل فرمائی :۔
(۲) حضرت عیسےٰ روح اللہ پر انجیل نازل فرمائی :۔
(۳) حضرت محمد رسول اللہ پر قرآن مجید نازل فرمایا :۔
ان کے علاوہ بعض پیغمبروں پر صحیفے نازل فرمائے :۔
یہاں ایک بات باقی رہ جاتی ہے۔ کہ نبی اور رسول میں کیا فرق ہے۔ تو یہ یاد رکھ لیجئے کہ ہر پیغمبر اللہ تعالےٰ کی طرف سے مامور ہو کر آتا ہے۔ یعنی اللہ پاک ان کو انسانوں کی ہدایت کے لئے مقرر کرتا ہے۔ ہم ہر پیغمبر کو نبی کہہ سکتے۔ لیکن رسول ہر ایک کو نہیں کہہ سکتے۔ اس کی وجہ ہے۔ کہ جس نبی کو کتاب اور شریعت ملے اور اپنے سے پہلے نبی یا نبیوں کے حکموں کو توڑ دے

وہ رسول کہلاتا ہے۔ اس لئے سارے نبی رسول نہیں ہو سکتے مگر نبی سب ہیں ؛

کبھی کبھی آدمیوں میں فرشتوں کے متعلق بھی بحث چل جاتی ہے۔ اور وہ ایک دوسرے پر فرشتوں کے متعلق مختلف سوال کرتے ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ خدا کی وہ مخلوق جو نہ کھاتی ہے۔ نہ پیتی ہے۔ نہ سوتی ہے۔ اُن میں مرد ہے نہ عورت ہے۔ بلکہ ہمیشہ جاگ کر خدا کی عبادت کرتی ہے فرشتے کہلاتے ہیں۔ ان کا اصلی وطن آسمان ہے۔ مگر کبھی کبھی کسی کام کے انجام دینے کے لئے زمین پر بھی اتر آتے ہیں یہ نور کی پیدائش ہیں۔

اسی طرح کی ایک اور مخلوق بھی ہے۔ جس میں فرق یہ ہے کہ وہ خدا کی عبادت نہیں کرتی۔ بلکہ خدا کے بندوں کو عبادت سے روکتی ہے۔ اور آگ کی پیدائش ہے۔ جن یا شیطان کہلاتے ہیں۔ ؛

مشہور فرشتوں کے نام اور کام یہ ہیں۔ ؛

(۱) حضرتِ جبریل علیہ السّلام نبیوں پر وحی لاتے تھے۔ لیکن یاد رہے کہ اُن کا یہ کام اب ختم ہو چکا ہے۔ کیونکہ جناب محمدؐ رسول اللہ خدا کے آخری نبی اور رسول تھے۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا ؛

(۲) حضرتِ میکائیل علیہ السّلام خدا کی طرف سے عنایت کیا ہوا رزق بندوں کو پہنچاتے ہیں ؂

(۳) عزرائیل علیہ السّلام یہ ہر جاندار کی جان قبض کرتے ہیں۔ ؂

(۴) اسرافیل علیہ السّلام یہ قیامت کے دن ایک ایسی ڈراؤنی اور سخت آواز نکالیں گے۔ کہ۔ مردے جاگ۔ اٹھیں گے ؂

اَلحمدُ لله آپ اسلام کے بنیادی ارکان سے واقف ہوتے جاتے ہیں۔ اب ضرورت ہے کہ مسلمان بننے کی کوشش کریں۔ مسلمان بننے کے لئے جہاں گذری ہوئی باتوں کا جاننا ضروری ہے۔ وہاں سب سے پہلی اور ضروری چیز یہ ہے۔ کہ مسلمان نماز پڑھے لیکن نماز ادا کرنے سے پہلے اس کی تیاری کرنی چاہیئے پہلے چھوٹا استنجا یعنی پیشاب کے بعد یا بڑا استنجا یعنی پاخانہ پھرنے اور پیشاب کرنے کے بعد استنجا کیا جائے یہ یاد رہے۔ کہ نماز کا وقت ہو یا نہ ہو۔ رفع حاجت کے بعد فوراً استنجا کر لینا چاہیئے۔ اور استنجا کرنے کے بعد وضو کرنا چاہیئے۔ وضو میں چار فرض اور چودہ سنتیں ہیں ؂

چار فرض (۱) پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونو کانوں کے اندر جتنا چہرہ ہے۔ اُسے پانی سے دھونا

(۲) دونوں ہاتھوں پر کہنیوں تک پانی بہانا (۳) چوتھائی۔ آدھے یا سارے سر کا مسح کرنا (۴) ٹخنوں اور ٹخنوں کے نیچے سارے پاؤں کا دھونا::

چودہ سنتیں:۔ (۱) وضو کی نیت کرنا (۲) زبان سے بسم اللہ شریف پڑھنا (۳) پہنچوں تک ہاتھ دھونا۔ (۴) ایک ہاتھ کی انگلیوں سے دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کی درمیانی جگہ۔ کا خلال کرنا پہلے دایاں پھر بایاں (۵) کلی کرنا (۶) مسواک کرنا۔ (۷) ناک میں پانی ڈالنا (۸) ہر عضو کو تین بار دھونا (۹) باترتیب وضو کرنا (۱۰) ایک عضو کے خشک ہونے سے پہلے دوسرے عضو کو دھونا (۱۱) داڑھی کا خلال کرنا (۱۲) سارے سر کا مسح کرنا (۱۳) کانوں کا مسح کرنا (۱۴) پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا::

وضو کی مکمل ترتیب یہ ہے۔ دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین بار دھونا۔ تین بار منہ میں پانی ڈال کر کلی کرنا۔ تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔ تین بار چہرے کو دھونا۔ دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھو کر پہلے دائیں پھر بائیں پر تین تین بار پانی بہانا۔ سر کا مسح۔ کانوں کا مسح۔ گردن کا مسح کرنے کے بعد ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کرتے ہوئے ہاتھوں کو کہنیوں تک لے جانا۔ پھر دونو پاؤں دھونا اور

پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا ؛

نماز کے وقت کی لوگوں کو اطلاع دینے کے لئے جو آوازیں دی جاتی ہیں۔ اُن کے مجموعہ کو آذان کہتے ہیں۔ اور آذان دینے والے کو مؤذن۔ پیارے بچو! کیسا عجیب مذہب ہے مذہب اسلام کہ لوگوں کو آواز دی جاتی ہے۔ کہ آؤ اب نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ لیکن جو الفاظ آذان دینے والا منہ سے نکالتا ہے۔ اُن میں اللہ کی شان بزرگی اور بڑائی بیان کی جاتی ہے۔ ذرا اِن حکموں پر غور فرمایئے کہ یہ مذہب کتنا پاکیزہ اور شاندار ہے کہ اپنی طرف سے تو لوگوں کو اطلاع دی جا رہی ہے۔ کہ لوگو! نماز کا وقت ہو گیا۔ آؤ نماز پڑھیں۔ مگر تعریف خدا کی ہو رہی دنیا کا اور کوئی مذہب یہ چیز پیش نہیں کر سکتا۔ ملاحظہ ہو ؛

آذان

اَللّٰہُ اَکْبَرْ ۲ اَللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ ۲ اَللّٰہُ اَکْبَرْ

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ ۲ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوائے کوئی عبادت کے لائق نہیں

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوائے کوئی عبادت کے لائق نہیں ؛
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
میں شہادت دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
میں شہادت دیتا ہوں۔ کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ
آؤ نماز کے لئے آؤ نماز کے لئے آؤ بھلائی کی طرف
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ۔ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرْ
آؤ بھلائی کی طرف اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔
فجر کی نماز کی آذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ کے بعد دو دفعہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ سونے سے نماز بہتر ہے کہنا چاہیئے اور تکبیر میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ کے بعد دو دفعہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ نماز قائم ہو گئی کہنا چاہیئے۔ آذان ختم ہونے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَتِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ۔ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادْ

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط الٰہی تو پرورش کرنے والا ہے۔
اس پورے بلانے کا۔ اور اس قائم ہونے والی نماز کا محمدؐ کو
وسیلہ دے۔ اور بزرگی اور درجہ بلند کر اور ان مقام محمود میں
کھڑا کرنا جس کا تو نے وعدہ کیا ہے۔ اور ہمیں قیامت کے دن
ان کی شفاعت نصیب کرنا بے شک تیرا وعدہ جھوٹا نہیں ہے
اپنی رحمت سے اے سب سے بڑھکر رحم کرنے والے۔

وضو ختم ہونے کے بعد بسم اللہ شریف اور کلمہ شریف پڑھنے کے بعد
نیچے لکھی ہوئی قرآن عزیز کی سورت پڑھنی چاہیئے۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ
فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ط وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ط لَيْلَةُ الْقَدْرِ
خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ط تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ
رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ط ہم نے
قرآن کو شب قدر میں اتارا (اے پیغمبر) آپ کیا سمجھے کہ شب قدر
کیا چیز ہے۔ شب قدر خیر و برکت میں ہزار مہینے سے بہتر ہے۔
اس رات انتظام کے لئے فرشتے اور جبرئیل اپنے پروردگار
کے حکم سے زمین پر اتر آتے ہیں۔ وہ سلامتی کی رات ہے۔ جس
میں خیر و برکت سورج نکلنے کے وقت تک رہتی ہے۔

اب وہ نماز پڑھی جائے۔ جس کا وقت ہے،،

نماز کے اوقات معہ تعداد رکعت یہ ہیں۔

(۱) فجر کی نماز دو سنت اور دو فرض۔

(۲) ظہر کی نماز چار سنت - چار فرض - دو سنت - دو نفل -
(۳) عصر کی نماز عام چار فرض ہی پڑھتے ہیں مگر پہلے چار سنتیں پڑھ لینا نہایت اچھا ہے -
(۴) شام کی نماز تین فرض دو سنت اور دو نفل - مغرب
(۵) عشا کی نماز چار سنت - چار فرض - دو سنت دو نفل -
(۶) رات کی نمازیں جو عشا میں شامل ہیں - تین وتر - ان کا وقت عشا کے بعد سے فجر تک ہے دو نفل یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو پڑھنے کا ارشاد فرمایا تھا - آپؐ کے حکم کی تعلیم اور اطاعت میں تمام مسلمانوں نے پڑھنے شروع کر دیئے -
چونکہ عورتوں کو بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے - اس لئے یہ دونو نفل بیٹھ کر پڑھنے چاہئیں - ورنہ باقی ساری نماز کھڑے ہو کر پڑھنی چاہیئے ؛
نماز پڑھنے سے پیشتر نماز کی نیت باندھنا نہایت ضروری ہے - جس کے الفاظ یہ ہیں -
اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ - میں نے اس ذات کی طرف منہ کیا جس نے زمین و آسمان پیدا کئے ہیں - اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں - ؛
اس کے بعد منہ سے کہے ؛

نیت کی میں نے اس نماز کی۔ پڑھتا ہوں خاص واسطے خداتعالیٰ
کے۔ دو تین یا چار رکعت فرض۔ سنت نفل۔ وتر وقت نماز فجر
ظہر۔ عصر، مغرب۔ عشا۔ منہ طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر کہکر دونو
ہاتھ کانوں تک لے جائیں۔ اور پھر ناف کے نیچے بایاں نیچے اور
دایاں اوپر باندھ کر کھڑے ہو جائیں۔ اور زبان سے ثناء پڑھیں
جو یہ ہے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰے
جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ تعریف ہے اُس خدا کی۔ جس کا نام
برکت والا اور جس کی شان بہت بلند ہے۔ اُس کے سوا کوئی
عبادت کے لائق نہیں۔

اس کے بعد چونکہ قرآنِ مجید پڑھنا شروع ہوگا۔ اس لئے۔
پڑھیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط

میں خدا کے نام کی مدد سے رد کئے ہوئے شیطان سے پناہ مانگتا ہوں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمان اور رحیم ہے۔

اس کے بعد سورۂ فاتحہ شروع کی جائے۔ اس سورۂ مبارک
کی سات آیتیں ہیں۔ پچیس کلمات اور ایک سو تیرہ حرف ہیں
یہ سورت نماز میں پہلے پڑھی جاتی ہے۔ اور قرآنِ مجید میں بھی
پہلے لکھی جاتی ہے اللہ تعالٰے کا ارشاد ہے کہ یہ سورت میرے

اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی ہے۔ جب میرا بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے۔ تو وہ میری حمد بیان کرتا ہے۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہنے سے میری تعریف کرتا ہے۔ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ کہنے سے میری بزرگی اور بلندی کا اقرار کرتا ہے اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔ یہ آیت آدھی آدھی ہے میرا بندہ جو کچھ مانگتا ہے۔ اس کو دہی دیا جائے گا۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔ پڑھتا ہے۔ تو ہم اُس کی حفاظت کرتے ہیں :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔ تمام جہانوں کو پرورش کرنے والا اور قابل تعریف ہے۔ جو بہت مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ جو انصاف (حشر) کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو سیدھی راہ دکھا۔ اُن لوگوں کی راہ جن پر تیرا فضل ہوا۔ اُن لوگوں کی راہ نہ دکھا جن پر تیرا غضب نازل ہوا۔ اور جو گمراہ ہوئے :-

---

نظم

رحمٰن تو رحیم تو اے خالقِ ارض و سما　　تیرے لئے حمد و ثنا اے مالکِ روزِ جزا
کرتے ہیں تیری بندگی یا رب تجھی سے مدد ہو کرم　　ہم کو دکھا وہ راستہ جن پر فضل تیرا ہوا
راہ اُن کا ہو جن پہ ہوئیں تیری رضا کی نعمتیں　　گمراہوں کے راہ سے بچا جن پر غضب تیرا ہوا

اس کے بعد قرآنِ کریم کی کوئی سورت پڑھی جائے۔ عام طور پر یہ پڑھی جاتی ہے:۔

سورۃ اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ

یا رسول اللہ آپ کہدیں کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا

يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۔

ہے۔ اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ ہی اس کی کوئی اولاد ہے:۔

پڑھنے کے بعد اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہکر رکوع میں جاؤ۔ رکوع دونو ہاتھ گھٹنوں پر رکھکر جھک جانے کو کہتے ہیں۔ اور تین دفعہ تسبیح پڑھیں۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ۔ میرا رب پاک اور بزرگی والا ہے۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ جو کچھ بندے نے تعریف کی وہ سُنی گئی کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، اور کھڑے ہو کر۔ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ۔ پروردگار تیرے لئے ہی تعریف ہے۔ کہے۔ اور...

اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہکر سجدے میں چلا جائے اور تین دفعہ یہ تسبیح پڑھے۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ میرا رب پاک اور اعلےٰ ہے۔ کہتے ہوئے دو سجدے کرے اور دوسرے سجدے کے بعد کھڑا ہو کر دوسری رکعت بیان کئے ہوئے طریقے سے پڑھے لیکن یاد رہے۔ کہ ثنا صرف پہلی رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ اس کے بعد ہر رکعت بسم اللہ شریف سے شروع کی جاتی ہے۔ دوسری رکعت پڑھنے کے بعد اَلتَّحِیَّاتُ پڑھنے کے لئے بیٹھے۔ اور یہ پڑھے:-

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ

مالی۔ بدنی اور زبانی سب دعائیں اللہ کے لئے ہیں۔ سلام ہو

عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ اَلسَّلَامُ

اے نبیؐ تجھ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں بھی۔ سلام ہو ہم

عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ

پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے

اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط

سوائے کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اگر چار رکعت نماز ہو تو باقی دو یہاں اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہکر کھڑے ہو کر بدستور پڑھی جائیں۔ اور پھر یہ درود شریف پڑھا جائے مگر دو کے بعد بغیر کھڑا ہوئے یہ درود شریف پڑھا جائے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ

اے اللہ رحمت بھیج محمد اور اُن کی آل پر۔ جس طرح رحمت بھیجی تو نے ابراہیم

وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ

اور اُن آل پر بے شک تو قابل تعریف بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی

بھیج محمد اور اُن کی آل پر۔ جس طرح تو نے برکت بھیجی ابراہیم اور اُن

آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ

کی آل پر بے شک تو قابل تعریف بزرگ ہے۔ اس کے بعد یہ دُعا پڑھی جائے:۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ

اے رب مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا۔ اور میری دعا قبول فرما

دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

اے رب مجھ پر اور میرے ماں باپ پر بخشش کر اور قیامت کے دن کل مومنوں کو بخش

اس کے بعد دائیں بائیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ط

تم پر خدا کی رحمت اور سلام ہو۔

کہکر نماز ختم کی جائے۔ اگر نماز فرض ہو۔ تو اُس کے ختم کرنے کے فوراً بعد تین دفعہ پڑھا جائے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ

اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ط

معاف کروے تو عبادت کے لائق ہے۔ زندہ رہنے والا اور قائم رہنے والا ہے بخشش کرنیوالا

اس کے بعد آیت الکرسی جو یہ ہے :۔

آیت الکرسی

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ

اللہ کے سوائے کوئی قابل عبادت نہیں۔ وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے نہ وہ

وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ

اونگھتا ہے۔ اور نہ اس کو نیند آتی ہے۔ زمینوں آسمانوں میں جو کچھ ہے اُس کے لئے ہے

ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؕ

کوئی اس کی اجازت کے سوا۔ اُس کے حضور میں سفارش نہیں کر سکتا۔

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ۚ وَلَا

جو کچھ اُن کے ہاتھوں کے آگے اور پیچھے ہے۔ وہ اُسے جانتا ہے۔ اُس کے

یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ

علم کی کوئی نہیں۔ گھیر سکتا۔ (راز کا حاصل کرنا) مگر جو کچھ وہ چاہے۔ اُس کی کرسی

کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ۚ

کی وسعت زمینوں سے آسمانوں تک ہے۔ وہ حفاظت کرنے میں تھکتا نہیں

وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔ وہ بلند مرتبہ اور بزرگی والا ہے :۔

اس کے بعد فرض نماز ختم کرنے کی دعا مانگی جائے۔ جو یہ ہے:
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ
اے اللہ تو سلامتی کا مالک ہے۔ سلامتی تجھ سے ہے۔ اور تیری ہی طرف سے ہے
السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ۔ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ
ہمیں سلامتی سے زندہ رکھ اور ہمیں سلامتی میں داخل کر
تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط
تو برکت والا ہے۔ اور بلندی والا اے عظمت والے اور بخشش کرنے والے

دعا قنوت جو وتروں کی آخری رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔

جب تیسرا وتر پڑھتے ہوئے بسم اللہ شریف اور الحمد شریف اور سورت پڑھ لی جائے۔ تو اللہ اکبر کہکر بجائے جھکنے کے دوبارہ ہاتھ کانوں تک لے جاکر ناف کے نیچے دستور کے مطابق باندھ کر دعا قنوت پڑھی جاتی ہے۔ جو یہ ہے:
اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ
اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔ بخشش مانگتے ہیں۔ تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور
عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ
اعتبار کرتے ہیں۔ اور تیری بہت تعریف کرتے ہیں۔ تیرا شکر کرتے ہیں۔ اور کفر نہیں
وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ۔ اَللّٰھُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ
کرتے جو تیری نافرمانی کرے۔ اس سے علیحدگی اور ترک چاہتے ہیں۔ اے اللہ ہم تیری
عبادت کرتے ہیں

نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ
نماز پڑھتے اور سجدے کرتے ہیں تیری رحمت کے امیدوار ہو کر تیری طرف حاضری کے لئے
وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط
دوڑتے ہیں۔ اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں کیونکہ تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔
نماز ختم کرنے کے بعد انگلیوں پر ۳۴ بار اللہ اکبر ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ پڑھا جائے ؛
یہ تسبیح حضور نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ارشاد فرمائی تھی۔
سجدہ سہو :۔ نماز پڑھتے ہوئے اگر کوئی بھول ہو جائے۔ تو سجدہ سہو ادا کیا جاتا ہے۔ اس کی ضرورت اور طریقہ آپ کے اُستاد آپ کو سمجھائیں گے ؟
نماز جنازہ ۔ باوضو ہو کر امام کے پیچھے کھڑے ہونے کے بعد اس کی نیت کی جاتی ہے۔ چار تکبیر نماز جنازہ فرض کفایہ ثناء واسطے خدا تعالےٰ کے درود واسطے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ دعا واسطے حاضر میت کے منہ طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر (پہلی تکبیر)
اس کے بعد ثنا پڑھے۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ۔
(تیری تعریف بہت زیادہ ہے)، وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ :۔ اللہ اکبر (دوسری تکبیر)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ کَمَا صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ

اے اللہ تو رحمت بھیج محمدؐ پر اور اُن کی آل پر جس طرح تو نے رحمت بھیجی اور سلامتی

وَبَارَکْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ

برکت رحمت اور رحم اُوپر ابراہیمؑ اور آل

اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اللہ اکبر (تیسری تکبیر)

ابراہیم کے تو قابل تعریف بزرگ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا

اے مغفرت بھیج زندوں، مُردوں، حاضر، غائب چھوٹے

وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ

بڑے مرد اور عورت پر اے اللہ اگر مجھے زندہ رکھتا ہے۔ تو اسلام

عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ

پر رکھو اور اگر مجھے مارنا ہے۔ تو ایمان پر قائم رکھ کر مارنا۔

اللہ اکبر (چوتھی تکبیر) اس کے بعد کھڑے کھڑے دایاں ہاتھ چھوڑ کر دائیں

طرف اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ۔ اور بایاں ہاتھ چھوڑتے

ہُوئے بائیں طرف اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہ اگر میت نابالغ لڑکے

کی ہو۔ تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھی جائے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ

الٰہی اس لڑکے کو ہمارے لئے پیش رو بنا۔ اور اس کو ہمارے اجر اور ذخیرہ بنا۔ اور

لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا

اس کو ہمارے سفارش کرنیوالا بنا۔ اور اس کی سفارش قبول فرما

اور اگر میّت نابالغ لڑکی کی ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا

الٰہی اس لڑکی کو ہمارے لیئے پیش رو بنا۔ اور اس کو ہمارے اجر اور ذخیرہ بنا۔ اور

وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً ط

اس کو ہمارے لئے سفارش کرنیوالی بنا۔ اور اس کی سفارش قبول فرما:

پھر چوتھی تکبیر پر نماز ختم کردی جائے:

اور نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد سب لوگ بیٹھ کر قل شریف گیارہ مرتبہ اور الحمد شریف دس مرتبہ پڑھکر میّت کو اُن کا ثواب پہنچائیں

اس کے بعد قبلہ کی طرف منہ کرکے لوٹے وغیرہ سے قبر کے سرہانے سے لے کر پائنتی تک تین بار پانی ڈالا جائے اور پھر یہ دعا پڑھی جائے:

سَقَی اللّٰہُ ثَرَاہُ اور اگر قبر عورت کی ہو۔ تو۔ ثَرَاھَا بَرَّدَ اللّٰہُ

الٰہی اس قبر کو تازہ کر الٰہی اس قبر کو

مَضْجَعَہٗ مَضْجَعَھَا۔

ٹھنڈا کر

نماز تراویح

رمضان شریف کے مہینے میں نماز تراویح پڑھی جائے۔ یہ نماز سنت مؤکدہ ہے۔ مرد اور عورت دونوں کو پڑھنی چاہیئے۔ جس رات کو رمضان شریف کا چاند نظر آئے اُس رات کو پڑھنی شروع کر دی جائے۔ اور جس رات کو عید کا چاند نظر آئے اُس رات کو چھوڑ دی جائے۔

اس نماز کی بیس رکعتیں ہیں۔ اور دو دو کر کے پڑھنی چاہئیں اور ہر چار رکعت پڑھ لینے کے بعد یہ تسبیح پڑھی جائے:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ

میرا دل اللہ کی پاکیزگی کو یاد کرتا ہے۔ جو ملک والا اور بادشاہ ہے وہ پاک ہے عزت والا۔

وَالْعَظْمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَاءِ

اور عظمت والا اور ہیبت والا اور قدرت والا اور بڑائی والا۔

وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا

اور سطوت والا ہے۔ پاک ہے بادشاہ ہے زندہ رہنے والا ہے۔ اس کے لئے نیند اور موت نہیں ہے۔

يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ

بے انتہا پاک اور مقدس ہے۔ ہمارا پروردگار فرشتوں اور روح کا پیدا

اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ

کرنے والا ہے الٰہی ہمیں آگ سے بچانا۔ پناہ دینے والے بچانیوالے۔ نجات دینے والے۔

اَلصَّلٰوۃُ بَرْ مُحَمَّدٍ

محمدؐ پر رحمت ہو۔

قرآن مجید

قرآن کو پڑھیں۔ قرآن کو سمجھیں۔ قرآن پر عمل کریں۔ اس کے بعد کامیابی آپ کے لئے ہے۔ اسلام ایک ایسا اصول ہے۔ جس کو سمجھنے اور جس پر عمل کرنے کے لئے قرآن پڑھنا نہایت ضروری ہے۔ اگر آپ مسلمان ہیں۔ اور مسلمان بن کر ترقی کرنا چاہتے ہیں تو قرآن شریف پڑھیں۔ جو قرآن شریف پڑھکر اس پر عمل کرے گا۔ وہی مسلمان کہلائے گا۔ قرآن شریف کو پڑھنے سے آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ زندگی کا مقصد کیا ہے۔ خالق کے ساتھ ہمارا کیا تعلق ہے۔ اور وہ ہم سے کیا چاہتا ہے۔ قرآن شریف آپ کو بتائے گا۔ کہ کون کون سے کام ہیں۔ جن کو ہرگز نہیں کرنا

چاہیئے۔ اور کون کون ایسے ہیں۔ جن کو ضرور کرنا چاہیئے۔ حلال وحرام۔ نیک اور بد۔ اچھے اور برُے کا علم بغیر قرآن شریف پڑھنے کے سمجھ میں نہیں آسکتا۔ اگر آپ نے قرآن شریف نہ پڑھا۔ اور نہ اس کو سمجھا تو یاد رکھیئے کہ دنیا میں آنا آپ کا بیکار ہے۔ آپ کی سمجھ میں یہ نہیں آئے گا۔ کہ ہمیں کس لئے پیدا کیا گیا۔

قرآن شریف اس لئے آیا ہے۔ کہ ہم اس میں غور کریں اس کے مطلب کو سوچیں۔ اور اُس پر عمل کریں۔ اس لئے نہیں آیا۔ کہ قیمتی غلاف چڑھا کر گھر میں اونچی جگہ پر رکھ دیں اور کبھی اُس کو ہاتھ نہ لگائیں۔ اور اُس کا غلط استعمال کریں قرآن شریف اپنے آنے کی غرض خود بتاتا ہے "یہ مبارک کتاب اس لئے اتاری گئی ہے کہ عقلمند لوگ اس پر غور کریں۔ اور غور کرنے کے بعد اس سے نصیحت حاصل کریں" یاد رکھیئے قرآن شریف نصیحت ہے۔ علم ہے۔ تمیز ہے۔ نعمت اور بھلائی ہے۔ عمل اور حرکت ہے۔ عزت اور ترقی ہے۔ قرآن پر عمل کرنے سے آپ کی زندگی بہتر ہو جائے گی۔ اور آپ کو دُور سے شناخت کر لیا جائے گا۔ کہ یہ "مومن اور مسلمان" ہے۔ قرآن مجید خود فرماتا ہے۔ کہ "اے ایمان والو۔ اگر تم پرہیز گار بننے کی کوشش کروگے۔ تو خدا تمہیں

بلند مرتبہ عطا کرے گا"
قرآن شریف پر عمل کرنے والے کو دنیا میں کبھی گھاٹا نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی وہ کسی قسم کے خسارے میں رہے گا۔ قرآنِ عزیز خود بیان فرماتا ہے:

زمانہ اس حقیقت پر گواہ ہے۔ کہ انسان ہمیشہ گھاٹے میں رہا۔ مگر اس گھاٹے سے وہ بچ گئے۔ جنہوں نے قرآن شریف کو پڑھا۔ اور پھر اُس کی تعلیم پر عمل کیا۔ اور اُس کے مطابق اپنی زندگی کو بنا لیا:

جنہوں نے قرآن کو پڑھا۔ اور پڑھنے کے بعد اُس پر عمل کیا۔ اور ہر معاملہ میں قرآن مجید کو اپنا رہنما بنایا۔ اُن کے متعلق فرمان ہے:

تم تمام قوموں سے بہترین قوم ہو۔ اور تم اس لئے پیدا کئے گئے ہو۔ کہ انسانوں کو فائدہ پہنچاؤ اور لوگوں کو اچھی باتوں پر عمل کرنے کا حکم دو اور بُری باتوں سے روکو:

عزیز بچو! اگر آپ نے قرآن شریف پڑھنا اور اُس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ تو آپ کی شان قرآن شریف کے بیان کے مطابق "مومن" ہوگی۔ اور دنیا کا فیصلہ آپ کی شہادت

پر ہو گا۔ دنیا آپ کی آنکھ کے اشارے پر کام کرے گی۔ قرآن شریف آپ کو دشمنوں کی تکلیفوں سے بچائے گا۔ اور کوئی دشمن آپ پر غالب نہیں آسکے گا۔ کیونکہ خدا خود قرآن مجید میں بیان فرماتا ہے:۔

اے ایمان والو! تم اپنی حالت درست رکھو۔
گمراہ لوگ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ لیکن شرط
یہ ہے۔ کہ تمہارا قدم سیدھے راستے سے نہ ہٹے۔

خدا غالب ہے۔ اور اس کے ماننے والے بھی غالب رہیں گے۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ قرآن مجید کے پڑھنے والے اور اُس پر عمل کرنے والے مسلمان غلام اور محکوم رہیں۔ اور قانونِ شریعت پر چلنے والے دنیا کے خوف کے نیچے دبے رہیں۔ بلکہ زمین اور آسمان کی ہر چیز کو ایمان والوں کے ماتحت کر دیا ہے۔ اگر آپ قرآن شریف کو غور سے پڑھ کر سمجھنے کی کوشش کریں۔ تو ہر چیز آپ کے تابع ہو گی۔ اور آپ تمام دنیا کے مالک ہوں گے:۔

جن لوگوں نے خدا اور خدا کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کا حکم مانا اور تابعداری کی۔ اور اچھے عمل کئے۔ انہیں زمین کی بادشاہت عطا کی جائے گی۔ اور اُن پر کوئی خوف غالب نہیں ہو گا:۔

پیارے بچو! قرآن آپ کو پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ قرآن کی طرف آؤ۔ قرآن کی آواز کو کان لگا کر سنو۔ قرآن کی دعوت کو ساری دنیا میں پھیلا دو۔ پھر ناکامی۔ نامرادی اور شکست کو کہہ دو کہ وہ ہمارے ملک سے نکل جائے :

عزیزو! ہم مسلمان ہیں۔ لیکن یہ کبھی نہیں سوچا کہ کیا ہم سچے مسلمان ہیں۔ کیا ہم نے قرآن کی آواز کو سنا۔ اور اُس پر عمل کیا۔ کیا! ہم نے قرآن کی بتائی ہوئی راہ پر چلنے کی کوشش کی۔ افسوس ہے۔ کہ اسلام ایک خزانہ ہے۔ لیکن ہم نے اس سے ایک دمڑی بھی وصول نہیں کی۔ اور نہ وصول کرنے کی کبھی کوشش کی یہی وجہ ہے۔ کہ مسلمان جو زمین و آسمان کے مالک تھے۔ اور اللہ کی حکومت کے وارث تھے۔ آج محتاج اور غلام ہیں :

میرے عزیزو اور پیارے بچو! تمہارے بزرگوں کی ان تھک کوششوں نے پاکستان تو حاصل کر لیا۔ اب پاکستان کا قائم رکھنا تمہارے بس میں ہے۔ پاکستان اُسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے۔ کہ ہم اور تم مل کر قرآن کی تعلیم پر عمل کریں۔ قرآن شریف کے نازل کرنے والے کی عبادت کریں۔ اُس کے حکم مانیں :

اللہ فرماتا ہے۔ کہ "ہے" کوئی توبہ کرنے والا۔ کہ میں اُس کی توبہ قبول کر لوں :

پیارے بچو، آیئے آج ہم توبہ کر کے پچھلے گناہوں اور غلطیوں کی معافی مانگیں۔ اور آگے کیلیئے عہد کریں، کہ ہم خدا کے فرماں بزدار بندے بن جائیں گے :۔

اے اللہ ہمیں طاقت دے کہ اس عہد کو پورا کر سکیں ،،

عزیزو۔ چونکہ آپ ابھی بچے ہیں۔ اس لیئے قرآن شریف کی آسان آسان چار پانچ چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھیئے۔ اور دیکھیئے۔ کہ خدا کیا فرماتا ہے۔ پھر اس پر عمل کیجئے :۔

سورۂ فاتحہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

شروع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے جو نہایت بخشش والا اور بہت مہربان ہے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ہر طرح کی تعریف اللہ کے لئے ہے۔ جو تمام جہان کا پرورش کرنے والا بہت مہربان اور نہایت رحم والا ہے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے۔ شیخ ابن جریر رحمۃ علیہ نے فرمایا۔ کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سے اللہ تعالےٰ نے اپنی پاک ذات

کی تعریف فرمائی ہے۔ اور ساتھ ہی بندوں کو بھی حکم دیا ہے۔ کہ وہ
بھی اسی طرح تعریف کریں۔ اور کہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ اس کے کہنے
سے اللہ تعالےٰ کی ہر قسم کی تعریف ہو جاتی ہے ؛
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ یعنی جہانوں کا پروردگار ہے۔ یہ ایک خاص
صفت ہے۔ جو بندوں کیلیئے ارشاد فرمائی۔ اگرچہ اللہ کے نام
لینے میں یہ بھی صفت شامل تھی۔ شیخ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا ہے۔ کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے معنی یہ ہیں۔ کہ تعریف اور شکر خاص
اور اللہ ہی کے واسطے ہے۔ اُس کے سوا کسی پیدا کئے ہوئے
یا بنائے ہوئے فرضی خدا کو بالکل دخل نہیں ہے۔ کیونکہ تمام
جہانوں کی پرورش اسی کے ذمہ ہے۔ اُس نے اپنے بندوں کو
جان جیسی پیاری چیز کے علاوہ اور کئی قسم کی نعمتیں عطا
فرمائیں۔ جو گنی نہیں جا سکتیں۔ بندوں کو اطاعت کے لئے
اعضاء دیئے۔ اور اعضاء کی حفاظت کے لئے رزق عطا فرمایا
ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت عمر
رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے کہا۔ کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ
تو ہم جانتے ہیں۔ لیکن یہ بتاؤ کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کیا ہے۔ حضرت
علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا۔ کہ یہ ایک کلمہ ہے۔ کہ اللہ
نے اس کو اپنی ذات کے واسطے پسند فرمایا۔ اور اس کا کہنا

جانا بہت عزیز رکھا۔ الحمد تو اللہ تعالےٰ کے واسطے شکر ہے
اور یہی اُس کے کمال کا یقین اور اُس کی نعمتوں اور ہدایت
اور ایجاد کا اقرار ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہیں۔ جب تو نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہا تو تو نے
اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔ پس اللہ تعالےٰ تیرے واسطے نعمتیں
بڑھائے گا۔:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں۔ کہ بہتر ذکر
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہتر دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے:
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں دو صفتیں بیان فرمائیں۔ جیسا کہ
بسم اللہ شریف کے بیان میں لکھا جا چکا ہے۔ رب وہ ہے۔
جو انعام بھی دے اور سزا بھی دے۔ جس طرح استاد کبھی
تو بچوں کو پیار بھی کرتا ہے۔ اور کبھی مارتا بھی ہے۔ اسی طرح
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی شان میں رحمت اور عذاب دونو شامل
ہیں۔ لیکن رحمت زیادہ ہے۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بہت زیادہ
رحمت کے واسطے بیان فرمائے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی رحمتوں
کا کوئی حساب اور شمار نہیں ہو سکتا:
مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ
حشر کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک جو عذاب ہے وہ اگر مومن کو پورے طور پر معلوم ہو جائے۔ تو کوئی اُس کی جنت کی طمع نہ کرے۔ بلکہ عبادت اور طاعت عذاب ٹالنے کیلئے کرے اور اللہ تعالےٰ کے نزدیک جو رحمت ہے۔ وہ اگر کافر کو معلوم ہو جائے تو کوئی اُس کی رحمت سے مایوس نہ ہو مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کے یہ معنی ہیں۔ کہ حشر کے دن سوائے خدا کے اور کسی کا حکم نہیں ہوگا۔ جس طرح دنیا میں دنیا کے حاکموں کا حکم چلتا تھا۔ وہاں کسی کا نہیں ہوگا۔ اور اُس دن ذرہ ذرہ نیکی اور بدی ظاہر ہوگی۔ اور آدمی کے سامنے ہوگی۔ اللہ کا بندہ وہ ہے۔ جس نے موت سے پہلے خدا کے حضور میں حاضر ہونے کیلئے نیکی کی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ اے لوگو اپنے نفس کا حساب کرلو اس سے پہلے کہ تم سے حساب لیا جائے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ سورت فاتحہ کا پڑھنے والا جب مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ تک پہنچا۔ تو اُس نے بدنیتی چھوڑ کر خدا کے خوف سے ڈر کر نیکی کا اقرار کیا۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ تیری ہی عبادت کرتے اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ بعض فرماتے ہیں۔ کہ جس طرح قرآنِ مجید کا بھید سورت فاتحہ میں ہے اسی طرح سورت

فاتحہ کا بھید اِس آیت میں ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ سے بندہ اقرار کرتا ہے۔ کہ اے اللہ ہم تیرے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔ خاص تیری ہی عبادت کریں گے۔ اور اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سے یہ مطلب ہے۔ کہ اے اللہ تو مجھے توفیق دے۔ کیونکہ تیرے سوا اور کسی میں یہ طاقت نہیں ہے۔ تاکہ میں خالص تیری ہی عبادت کرسکوں۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ

اُن لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے فضل کیا۔ نہ اُن کے راستے

وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔ آمین۔

پر جن پر تیرا غضب ہوا۔ اور نہ گمراہوں کے راستہ پر ایسا ہی ہو۔

عبادت کے واسطے دعا مانگی۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ہم کو صراط مستقیم (سیدھی راہ) کی ہدایت فرما صراط مستقیم عربی میں ایسی راہ کو کہتے ہیں۔ جو بالکل سیدھی ہو ٹھیک اور درست ہو۔ ہدایت کے دو معنے ہیں۔ ایک تو رہنمائی کے جیسا کہ کسی نے راستہ پوچھا تو اُس کو بتا دیا۔ کہ یہ راستہ اس مقام کی طرف جاتا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ پانچوں وقت کی نماز میں اللہ تعالےٰ سے ہدایت طلب کی جائے۔ یہاں اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ نیکی کرنے میں اللہ کی ہدایت طلب کی جائے

اس میں بندہ راہ مستقیم پر چلنے کی درخواست کرتا ہے۔
اور جس نے ایک درجہ طے کر لیا۔ وہ دوسرے درجہ پڑ جانے
کی درخواست کرتا ہے۔ جیسا کہ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ
میں ذکر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جن لوگوں کو انعام دیا۔ اور
جن لوگوں کی خدمت اور فرمابنرداری سے اللہ خوش ہو گیا
دوسرے درجہ پر پہنچنے کے لئے۔ اُن لوگوں کی راہ طلب کرنے
کے لئے بندہ درخواست کرتا ہے۔ کہ الٰہی میں چاہتا ہوں۔ کہ
تو اپنے فضل و کرم سے مجھے سیدھی راہ پر چلا دے۔ یعنی اُس
پر جس پر چل کر تیرے بندوں نے انعام حاصل کئے ؛؛
حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں۔ کہ سیدھی راہ وہ ہے
جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت فرمائی صراط مستقیم
کیلئے دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ اور دعا بھی عاجزی اور سچے
دل کے ساتھ۔ پھر اللہ تعالےٰ اپنی مہربانی سے اُس راہ پر
چلا دیتا ہے۔ جس پر چلنے والوں کو اُس نے انعام دیئے ؛؛
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْن۔ ساتھ ہی بندہ
عاجزی کے ساتھ یہ بھی درخواست کرتا ہے۔ کہ اُن لوگوں
کی راہ مجھے نہ دکھانا۔ جو گمراہ ہو گئے۔ اور جنہوں نے تیری ذات
کا انکار کر دیا اور حق کو جان کر اُس سے منہ پھیر لیا۔ وہ یہودی
لوگ تھے۔ جن پر خدا کا قہر لازم ہو گیا۔ اور اُن پر غضب

نازل ہوا۔ اور ضالین نصاریٰ تھے۔ جو گمراہ ہو گئے۔ سیدھی راہ کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا۔ ایک خدا کی بجائے تین خدا ماننے لگے۔ کسی کو باپ بنا لیا۔ اور کسی کو بیٹا۔ حالانکہ خدا نہ کسی کا باپ ہے۔ اور نہ کسی کا بیٹا۔ تو خدا کا بندہ خدا سے یہ درخواست کرتا ہے۔ کہ اُن لوگوں کی راہ مجھے نہ دکھانا۔ جن پر تیرا غضب نازل ہوا۔ اور نہ اُن لوگوں کی جنہوں نے گمراہ ہو کر تیرا ساتھ چھوڑ دیا۔ ؂

پیارے بچو۔ اِس سُورت کو سُورت فاتحہ کہتے ہیں۔ فاتحہ کے معنی ہیں کھولنا۔ چونکہ قرآن شریف کھولتے ہی یہ سُورت پہلے آتی ہے۔ اور اِسی سے قرآن پڑھنا شروع ہوتا ہے۔ اِسے فاتحہ کہتے ہیں۔ اور بھی اِس کے کئی نام ہیں۔ آپ اِس کو اِس کے مطلب کے ساتھ پڑھیں۔ اور غور کریں۔ انشاءاللہ آپ کے دل میں نیکی کا خیال پیدا ہو گا۔ اور بُرے خیال اپنے آپ دور ہو جائیں گے اِس سُورت کے آخیر میں آمین اِس لئے کہتے ہیں۔ کہ اِس میں اللہ کی تعریف کی گئی۔ پھر اُس سے درخواست کی گئی۔ اور ارادہ ظاہر کیا گیا۔ کہ مجھے نیکی پر چلانا اِس لئے آمین آخیر میں کہہ دیا کہ اے اللہ ایسا ہی ہو۔ آپ بھی آمین کہیں۔ ؂

سورت بقر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٓمّٓ ۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ

اس کتاب میں کسی قسم کا شک نہیں ہے ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ کہ جس نے کتاب الٰہی میں سے کوئی حرف پڑھا ۔ اس کے واسطے ایک نیکی ہے اور اس نیکی کا ثواب دس گنا ہے ۔ الٓمّٓ ایک حرف نہیں ہے ۔ بلکہ الف ایک حرف ہے ۔ لام دوسرا اور میم تیسرا حرف ہے ایسے لفظ کو مقطعات کہتے ہیں ۔ یعنی وہ حروف جو ٹکڑے ٹکڑے جوڑے ہوں ۔ بعض تو کہتے ہیں ۔ کہ یہ اللہ کا بھید ہے جو کسی پر سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر نہیں کیا ۔ اور بعض فرماتے ہیں ۔ کہ ان کے بھی کچھ معنی ہیں ۔ ایک طبقہ کا خیال ہے ۔ الٓمّٓ میں اللہ نے اپنی ذات کے لئے ارشاد فرمایا ہے ۔ کہ "میں اللہ خوب جانتا ہوں" ۔ بعض کہتے ہیں کہ الف سے مراد الٰہی نعمتیں ہیں ۔ جن کا سلسلہ کبھی ختم نہیں

ہونا۔ لام سے مراد "لطفِ الٰہی" ہے۔ اور میم سے "ملک الٰہی" ہے
اور حقیقت یہ ہے کہ الٓمٓ قرآن کا بھید ہے۔ جس سے
اللہ کے خاص بندے واقف ہوتے ہیں۔ لیکن وہ قابل بیان
نہیں۔ اور آخری بات یہ ہے۔ کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے
کوئی نہیں جانتا۔ کہ اس میں کیا بھید ہے:۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ اس کتاب میں کسی قسم
کا کوئی شک نہیں ہے یہ کتاب جو محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلّم پر
نازل ہوئی۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ اور یہ بزرگ ہے۔
اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچی کتاب ہے۔ اس پر کوئی تہمت
نہیں ہے۔ لاریب فیہ کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس کی سچائی میں
شک نہ کرو۔ اور اس کے ارشاد۔ فرمان اور ہدایت سے نور
حاصل کرو:۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ
یہ کتاب ڈرنے والوں کو سیدھا راستہ دکھاتی ہے اُن لوگوں کو جو غیب پر ایمان لائے
الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
اور قائم کرتے ہیں نماز کو اور جو کچھ ہم نے دیا ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں اللہ کی راہ پر
اور جو لوگ ایمان لائے اُس پر:۔
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ
اور جو تجھ پر اترا اور جو کچھ تجھ سے پہلے اترا:۔

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ
اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنے رب کی ہدایت حاصل کی
رَّبِّهِمْ ۝ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
اور وہی ہیں جو اپنی مراد کو پہنچے ؛

هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۔ یہ کتاب ہدایت کرتی ہے۔ ایسے بندوں کو جن کے دل میں اللہ کا خوف ہے۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے بندوں کی ہدایت کے لئے رسول اور کتاب بھیجے ایک روایت ہے۔ کہ قیامت کے دن لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا جائیگا۔ اور منادی والا پکارے گا کہ متقین کہاں ہیں۔ یہ لوگ اللہ کے سایہ میں بغیر کسی خوف کے چلے جائیں گے۔ اور ان کو کسی قسم کا ڈر نہ ہوگا۔ متقین وہ ہیں۔ جو شرک (یعنی اللہ کے مقابلے میں کسی اور کو پکارنا) اور بت پرستی سے بچیں۔ اور خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ یہ لوگ اللہ کے سائے میں جنت میں داخل ہوں گے

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے پوچھا کہ تقویٰ کیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ایک آدمی ایک ایسے راستے پر چل رہا ہو۔ جس کے دونوں طرف کانٹے ہوں۔ اور وہ اپنے کپڑے اور جسم بچا کر اس راہ سے گذر جائے۔ یہی تقویٰ ہے۔ دنیا بھی ایک

ایسا ہی راستہ ہے۔ یہاں جس بندے نے اپنی زندگی پاک اور سادہ گذاری وہ متقی ہے اور اُس پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں گی ؛

اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ ۔ وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ غائب اُس چیز کو کہتے ہیں۔ جو نظر نہ آئے چنانچہ اللہ تعالیٰ ۔ فرشتے پہلی کتابیں اور رسول ۔ قیامت کا دن ۔ اللہ کی تقدیر قبر کا عذاب دوزخ ۔ جنت ۔ پُل صراط میزانِ عدل ان سب پر یقین رکھنا اور ماننا ایمان بالغیب ہے ۔ اللہ تعالےٰ کے سوائے غیب سے کوئی واقف نہیں ہے ۔ ہاں جناب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے معراج شریف میں دوزخ ۔ جنت ۔ طوبیٰ ۔ حوریں ۔ محل وغیرہ دیکھے تو وہ آپؐ کے واسطے غیب نہیں رہے ۔ اہلِ ایمان کا یہ حال ہے ۔ کہ وہ خدا کی پاک کتاب اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کے فرمان کے مطابق حق پر ایمان بالغیب لاتے ہیں ؛

وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ اور نماز قائم کرتے ہیں ۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔ کہ نماز کا قائم کرنا یہ ہے کہ رکوع اور سجدہ پورا ہو تلاوت اچھی طرح کی جائے اور نماز میں اللہ کی طرف خیال رہے نماز کے وقت

کو پہنچانے اور وضو کی حفاظت رکھے۔ اور ہر قسم کے گناہ اور عیب سے بچے۔ اس لئے متقین کی صفت یہ ہے کہ غائب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں۔ نماز مومنوں کے لئے معراج ہے۔ حدیث شریف میں لکھا ہے۔ کہ اسلام اور کفر کے درمیان نماز فرق کرتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی عمل کے ترک کرنے کو کفر نہیں جانتے تھے لیکن جس نے نماز ترک کی وہ کافر ہو گیا۔

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اور جو کچھ انہیں رزق دیا گیا اُس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں؛

اب اللہ تعالےٰ نے نماز کے ساتھ زکوٰۃ کو ملا دیا۔ اور نماز کی طرح زکوٰۃ بھی فرض ہوئی۔ لیکن اُس کی مقدار یا تعداد فرض نہیں تھی۔ جب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے شریف سے مدینے شریف کی طرف ہجرت فرمائی۔ تو ایک آدمی کے خرچ سے جو کچھ بچ رہتا تھا۔ وہ صدقہ کر دیتا تھا۔ پھر ہجرت کے دوسرے سال تعداد مقرر فرما دی۔ دو سو درم میں سے پانچ درم مقرر ہوئے؛

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ط اور وہ لوگ جو اس چیز پر ایمان رکھتے جو تجھ پر نازل کی گئی اور جو تجھ سے پہلے نازل کی گئی۔ اس آیت

نے یہودیوں اور نصرانیوں کو ایمان داروں سے خارج کر دیا۔ وہ یہ دعوے کرتے تھے۔ کہ ہم بھی ایمان لائے نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ لیکن انہوں نے اُس چیز پر یقین رکھا جو اُن کے پیغمبر پر نازل ہوئی۔ اور جو اُن سے پہلے نازل ہوئی۔ اُس کا انکار کر دیا۔ یہودیوں نے حضرت عیسٰے علیہ السّلام اور انجیل کا انکار کیا۔ اور نصرانیوں نے حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلّم اور قرآن شریف کا انکار کیا۔ حالانکہ قرآن شریف نے ایمان کی ایک صفت یہ بھی بیان فرمائی کہ ایمان دار وہ ہے۔ جو اُس چیز پر بھی ایمان رکھے۔ جو اُن کے پیغمبر سے پہلے نازل ہوئی اگلی کتابوں اور کل پیغمبروں پر ایمان لائے۔ یہ نہیں کہ بعض پر ایمان لائیں۔ اور بعض کا انکار کر دیں۔ اقرار کرتے وقت کسی چیز کی تعداد مقرر نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ تو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کتنے پیغمبر اور کتنی کتابیں نازل فرمائیں بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ اللہ تعالے نے جتنے پیغمبر اور کتابیں نازل کیں۔ اُن سب پر ہم ایمان لائے۔

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ط اور آخرت کے دن پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ زندگی تو عارضی چیز ہے۔ اور موت

ضروری اور موت کے بعد حساب کتاب۔ جزا۔ سزا
نہایت ضروری ہے۔ اِس لئے مومن کی نشانی یہ ہے
کہ وہ آخرت یعنی روز قیامت پر بھی یقین رکھے ⁂
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ۔ وہی لوگ ہیں جنہوں نے خدا کی ہدایت
حاصل کر کے فلاح پائی۔ اِن آیتوں میں یہ ذکر ہوا ہے
کہ قرآن خدا کی سچی کتاب ہے۔ اِس میں شک نہیں
کرنا چاہیئے۔ اور قرآن بندوں کی ہدایت کے واسطے
نازل ہوُا۔ اور پھر ایمان کی نشانی یہ ہے کہ غائب پر بھی
ایمان رکھیں۔ نماز کو قائم کریں۔ اور جو کچھ انہیں رزق
دیا گیا ہے۔ اُس میں سے خرچ کریں۔ اور قیامت پر بھی
یقین رکھیں پس جو بندے اِن شرطوں پر عمل کرتے
ہیں اُن پر اللہ راضی ہوُا ⁂
پیارے بچو! آپ بھی اللہ کو راضی کرنے کی کوشش
کریں یاد رکھئے جس نے اللہ کو راضی کر لیا۔ اُس کے دنیا
اور آخرت دونو درست ہو گئے ⁂

سُورۂ اِخلاص

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا اور مہربان ہے"

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۵ وَلَمْ

کہہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا

یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ط

اور نہ کوئی اُس کا ثانی ہے"

قریش کی ایک جماعت نے آکر حضور محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ جس خدا کی عبادت کرنے کی ہمیں آپ دعوت دیتے ہیں۔ اُس کی تعریف فرمائیے کہ وہ کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ سوال قریش نے نہیں کیا تھا۔ بلکہ یہودیوں نے کیا تھا کہ خدا کی تعریف کیا ہے۔ تاکہ ہم آپ پر ایمان لائیں۔ ہم نے توریت میں اُس کی تعریف دیکھی ہے۔ اور ہم خدا کے متعلق جانتے ہیں۔ آپ بتائیں۔ کہ وہ کیا کھاتا ہے کیا پیتا ہے۔ اور اُس نے یہ ورثہ کس سے حاصل کیا۔

اور اُس سے کون حاصل کرے گا۔ اُن کے اِس سوال کے جواب میں خدا تعالےٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔ قُلْ کہہ دو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللہ ایک ہے وہ ذات واحد ہے۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ وہ بے نیاز ہے۔ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ نہ کچھ کھاتا ہے۔ نہ پیتا ہے۔ وہ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ جس کو ہرگز فنا نہیں ہے۔ صَمَدْ کی تعریف یہ ہے۔ کہ جو کچھ وہ چاہے کرے۔ اُس کے سامنے کوئی چیز محال نہ ہو۔ لَمْ يَلِدْ اُس نے کسی کو نہیں جنا۔ یعنی اُس سے کوئی پیدا نہیں ہوا۔ یہ یہودیوں کے اُس سوال کا جواب ہے۔ جو وہ کہتے تھے کہ عزیرؑ خدا کا بیٹا ہے۔ وَلَمْ يُوْلَدْ اور اُس کو کسی نے نہیں جنا۔ یہ نصرانیوں (عیسائیوں) کے سوال کا جواب ہے۔ وہ کہتے تھے۔ کہ عیسیٰؑ مریم کے بیٹے اور خدا ہیں۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ نہیں ہے۔ نہیں تھا۔ اور نہ ہوگا کوئی اُس جیسا كُفُوًا اَحَدٌ وہ لاثانی ہے ؂

پیارے بچو! آسان الفاظ میں یہ خدا کی تعریف ہے۔ مومن اور خدا کا بندہ وہ ہے جو اِس پر عمل کرے اللہ توفیق دے۔

سورت فلق

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا اور مہربان ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ

کہہ دو پناہ مانگتا ہوں صبح کے مالک یعنی خدا سے کہ وہ مخلوق کے شر سے بچائے۔ اور

شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ

اندھیری رات کے شر سے جب اُس کا اندھیرا تمام چیزوں پر چھا جائے اور جادو ٹونے

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ؁

کرنے والیوں کے شر سے اور حاسد کے شر سے۔ جب وہ حسد کرنے لگے۔

یہودی عورتوں میں سے ایک جادوگرنی سے آنحضرتؐ کی کنگھی کے چند دندانے لے کر اُن کی ایک رسّی میں باندھ کر اُن پر جادو پڑھا۔ اور پھر ایک کنوئیں میں پتھر کے نیچے رکھدی۔ حضورؐ کو جبرئیلؑ نے اطلاع دی آپ نے حضرت علیؓ کو بھیجا کہ وہ اُس رسّی کو لے آئیں۔ اور اُس پر گیارہ گانٹھیں سورت فلق پڑھ کر دے دیں۔ تاکہ اُن کا جادو نہ چل سکے۔ پھر وہ جادو نہ چلا۔ اور کفار حیران ہوئے کہ یہ پتہ کس طرح چلا۔

کافروں اور خاص کر یہودیوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

ذات سے بہت دشمنی تھی انہوں نے حضورؐ کو زہر دیا جادو کئے لیکن پروردگار نے جبرائیلؑ کے ذریعے سے حضورؐ کو خبر کر دی اور آپ دشمنوں کی دشمنی سے محفوظ رہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے یہ سورۃ نازل فرمائی کہ دشمنوں کی دشمنی سے بچنے کے لئے رب فلق یعنی صبح پیدا کرنے والے خدا سے پناہ مانگو وہ آپ کی حفاظت کرے گا۔

سورۃ النّاس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

شروع اللہ کے نام سے۔ جو نہایت رحم والا اور رحیم ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ

کہدو کہ میں اس خدا کی پناہ لیتا ہوں۔ جو بندوں کا پرورش کرنیوالا

اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ

اور مالک ہے جسکی ہم عبادت کرتے ہیں وہ محفوظ رکھے اس

یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ

شیطان سے جو نظر نہیں آتا مگر لوگوں کے دلوں میں وسوسے

وَالنَّاسِ ۝

ڈالتا ہے جنات اور آدمی دونوں سے اندوز ہوتے ہیں

جس وقت خدا تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔ تو شیطان کی یہ عادت ہے کہ وہ بندے کو خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل کرتا ہے۔ لیکن خدا کے بندے اس کو دور بھگا دیتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب سستی اور غفلت دورہ کرے اور کسی نیک کام کرنے میں ہچکچائے تو سمجھو کہ شیطان کا کام ہے اُس وقت بسم اللہ شریف پڑھنی چاہیئے کہ اس سے

شیطان بھاگتا ہے۔ اور انسان کے دل میں نیکی کا کام
کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے ایمان دار وہ ہے جو نیکی
کے کام کرنے میں کبھی غفلت نہ کرے اور ہر وقت
نیک کام کرنے کے لئے تیار رہے۔
پیارے بچو خدا کے نیک بندے بننے کے لئے نیکی
کے کام اور عبادت کرنی بہت ضروری ہے آپ ہر وقت
نیکی کے کام اور عبادت کرنے کے لئے تیار رہیں تاکہ
خدا کے نیک بندے بن جائیں اللہ آپ کو بھی اور مجھے
توفیق دے کہ ہم نیک بن جائیں۔ عزیز بچو! حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ
تمام عمل نیت سے درست ہوتے ہیں اگر آپ
کی نیت نیک ہے تو عمل بھی نیک ہوگا۔ اگر نیت
اچھی نہیں تو عمل کبھی اچھا نہیں ہوگا نیت دل کے
ارادہ کا نام ہے۔ جو عمل دل کے تابع ہیں یا جن
کا تعلق دل سے ہے وہ بغیر نیت اور ارادہ کے

پیدا نہیں ہو سکتے اب اگر نیت نیک ہے تو عمل نیک اور
نیت بد ہے تو عمل بھی بد ہوں گے خواہ وہ ظاہر میں
اچھے ہی کیوں نہ ہوں چونکہ ارادہ دل کا فعل ہے اس لئے
ارادہ یا نیت کا اچھا یا بُرا ہونا دل کے اچھا یا بُرا ہونے
سے تعلق رکھتا ہے یا دل کے نیک اور بد ہونے پر موقوف
ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کے
دل میں ایک گوشت کا ٹکڑا یعنی دل ہے۔ اگر یہ ٹھیک
ہوتا ہے تو تمام بدن ٹھیک ہوتا ہے اور یہ
بگڑ جاتا تو تمام بدن میں خرابی پڑ جاتی ہے اس لئے
معلوم ہوا کہ عملوں کا اچھا یا بُرا ہونا دلی ارادہ
یا نیت کے اچھا یا بُرا ہونے پر موقوف ہے رہی
یہ بات کہ ارادہ کون سا اچھا ہے اور کون
بُرا ہے اور دل کی درستی کس بات سے ہوتی
ہے اس کے لئے جاننا چاہیئے کہ ارادہ دو
طرح کا ہوتا ہے ایک وہ ارادہ جس کو ارادہ

خالص کہتے ہیں اور دوسرے وہ ارادہ جس کو ارادہ مشترک کہتے ہیں ارادہ خالص سب نیکیوں کی جڑ اور ارادہ مشترک سب برائیوں کی جڑ ہوتا ہے۔ اس کا فرق یہ ہے کہ آدمی کے دل اور ہاتھ پاؤں ناک کان آنکھ دماغ کے درمیان ایک ایسا تعلق ہے کہ ایک کا اثر دوسرے پر ضرور پڑتا ہے اگر ہم کسی بری بات کا خیال کریں گے تو دل پر برا اثر ہوگا اور اگر نیکی کا خیال کریں گے تو نیک اثر ہوگا خدا کے جو نیک بندے ہیں جو مومن کہلاتے ہیں وہ کبھی برا خیال دل میں نہیں آنے دیتے لیکن جن آدمیوں کا ایمان کمزور ہے وہ بری باتیں سوچتے رہتے ہیں نیک کام کرنے سے خدا خوش ہوتا ہے اور برے کام کرنے سے ناراض ہو جاتا ہے دنیا والے بھی نیک کام کرنے والے کو اچھا سمجھتے ہیں اس لئے پیارے بچو اگر تم اچھے بچے

بننا چاہتے ہو تو خدا کی عبادت کرو نیک کام کرو
اس سے آپ کا دل مضبوط ہو گا پھر کبھی بُری
طرف نہیں جائے گا اور نہ ہی آپ کی نیت اور
ارادے میں فرق آئے گا۔
ہمیشہ نیک کام کرو تاکہ خدا خوش ہو۔
عزیز بچو جو کچھ آپ کرتے ہیں اُسے خدا
دیکھتا ہے اور جو کچھ آپ کہتے ہیں اُسے خدا
سنتا ہے۔ کیوں کہ خدا خود قرآن شریف
میں فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ بے شک
اللہ سنتا ہے اور دیکھتا ہے جب ہمارے
سب کاموں کو اللہ دیکھتا اور سنتا ہے تو
پھر جو کام ہم اچھے کریں گے ان سے وہ
خوش ہو گا اور جو بُرے کریں گے اُن
سے ناراض ہو گا اس لئے ہمیں وہی کام
کرنے چاہئیں جن سے اللہ خوش ہو نہ کہ

ناراض ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی حکم دیا ہے۔ کہ

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ ط

تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں خواہ وہ کہیں رہنے والے ہوں شرط یہ ہے کہ مسلمان ہوں اس لئے آپس میں ہمیشہ پیار سے رہو چھوٹوں سے پیار کرو اور بڑوں کی عزت کرو کبھی بگاڑ پیدا ہی نہیں ہوگا اور خدا بھی راضی رہے گا۔

میں اپنے اُن خاص دوستوں اور علمائے
کرام کا . دل سے ممنون ہوں . جنہوں نے اس رسالہ
کی تیاری میں مفید مشورے دیئے اور اس کے
مسودہ کو پڑھنے کے بعد اسے نہ صرف
بچوں کے لئے بلکہ عوام کے لئے بھی مفید
خیال فرمایا اور اسے شائع کرنے کے
لئے . میری ہمت بندھائی

دوستوں اور علمائے کرام کا خلا

سید غلام حسین گیلانی

ادیب فاضل
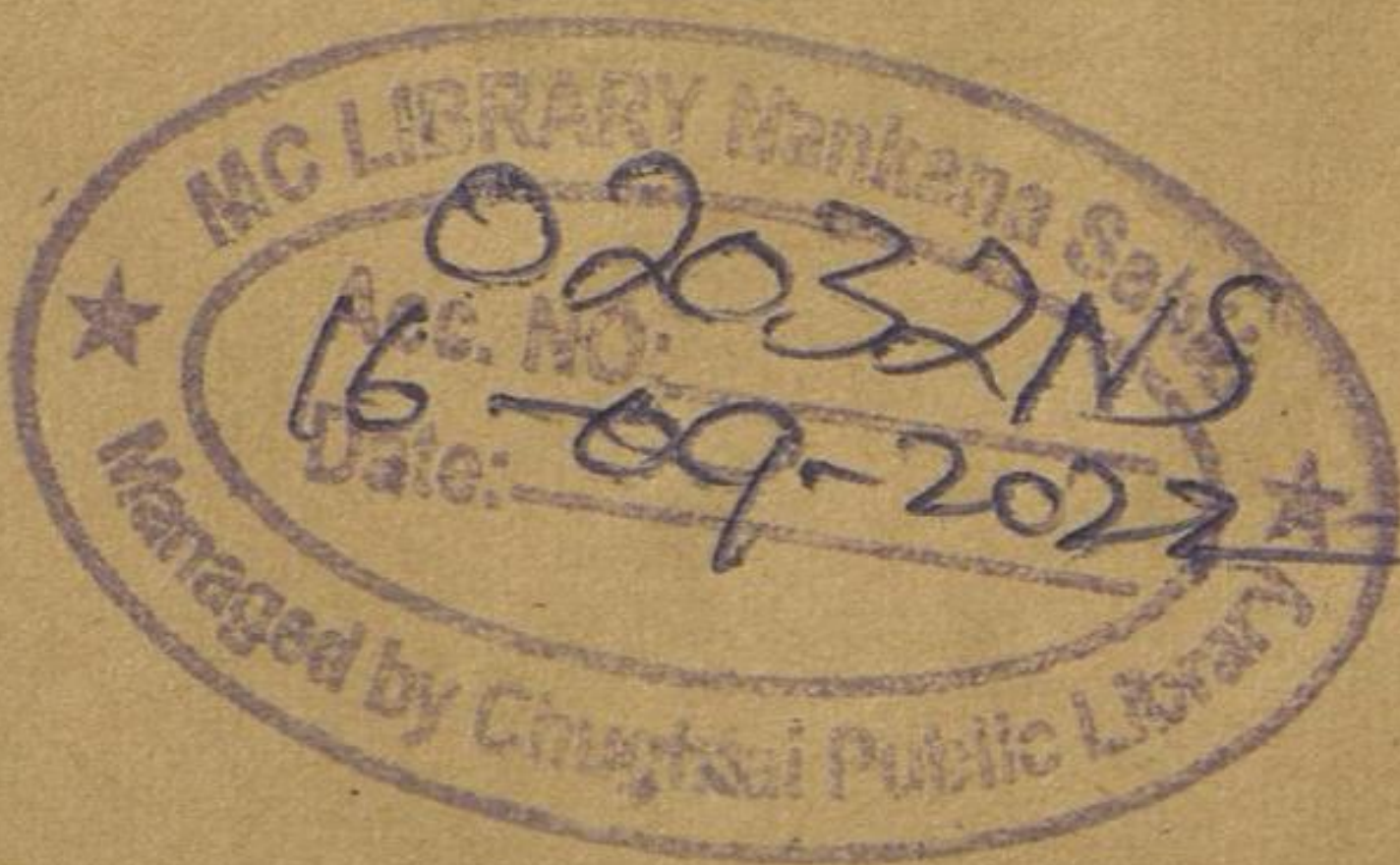
ہماری تجارت

تھوڑے منافع اور زیادہ بکری پر منحصر ہے

آپ

ہر قسم کی کتابیں، مذہبی، ادبی، درسی، اخلاقی،

قرآن شریف، حمائل شریف، پنجسورہ شریف،

قاعدے، سیپارے وغیرہ خریدنے کے لئے

ہماری دوکان پر تشریف لائیں

بیوپاریوں کو خاص رعایت

حاجی کریم بخش شاہ ولی تاجران کتب انارکلی لاہور